مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ

ہزار شکر بدرگاہ کریم کارساز کہ نسخہ غریب و رسالہ عجیب موسوم بہ

مؤید الاسلام

واقع دہلی کوچہ چیلان گذر [illegible]

در مطبع بدر الدجی باہتمام قمر الدین خان طابع

مؤلف

مؤلف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلہ ذیل

وقائع عمری علی پاشا والی جنانہ —— رسالہ ابرای اہل اودہ ——

رسالہ دربیان ملک گورک و راجہای گورک و مؤید سوانح تاریخ ہند ——

مجموعہ تواریخ و تصانیف مختلفہ مفید طلبا ——

فہرست مضامین کتاب ہذا ——

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگون کی بات ہرگز میری سمجھ مین نہین آتی جو کہتی ہین کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھی اور اونہون نی دغا اور فریب بنایا تھا اور قرآن ایسا لکھا ہی جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑہیگا اوس کا یقین اس قول سی بالکل مختلف ہوگا — از کتاب کارلل صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ مطبوعہ لنڈن مؤلف وجی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے طبع ہوی تعداد ۱۳۷ لونگ ایکر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی طفیـ
ساری کائنات ہی اوس کی دریای کمال مین آسمان سی ہزارون حباب
اوس کی پرتو نور اجلالسی مہر و ماہ سی لاکھون کواکب ضیایاب قطرۂ آب اوسکی
فیض عمیم سی دُر نایاب بن جاتا ہی پتھر اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہو جاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزۂ تر نکالتا ہی اوس کے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہو جاتا ہی کبھی شام ہی کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کا جو کار ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریای غضب جوش مین
آتا ہی فرعون سا انا ربکم الاعلیٰ کہنی والا غرقہ طوفان فنا ہو جاتا ہی جب وہ
اپنا زور جبروت دکھاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتا ہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی سایہ مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوہام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی افزایش رحمت کا حصر گنـ

نہ بیان ہو گرچہ ہمسری تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رہگیر ہون اوسنی پیغمبر و
رسول بھیجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہرچند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکھائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانون نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح نی یہہ
نتیجہ دکھایا تہا کہ ایک گروہ قلیل سات ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پھر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمراہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدۂ خدا کا سمجھانا افسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلیئے مامور ہوئی اون حضرت نی کمال رفق و
مدارا سی ہر ایک کو سمجھایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو یکتائی نمانا اور طریق راستی کو بجانا بس
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطی غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود باوجود سی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکہائی اور بموجب آیۃ دالی ہذا آیۃ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لراقمہ ہوا ثابت یہہ پیدایش ہی اوس کی خداوند نیہ اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج مہر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر مہر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یوہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
اکرم مین گذار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار رہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
خاتم النبیین **میر ممنون** محمد عربی بادشاہ عرش حریم * کری ہی روح
قدس جسکی در کی دربانی * اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون * کہ اوس کے

قربہ

مرتبہ دانی مین ہے خدادانی ؎ دہ لباس بشر مین نور خدا تھا واللہ اعلم کیا ماجرا تھا
بندہ ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس کو نصیب ہو غالب تمنائی دیرینۂ
کردگار ؎ بوی ایزد از خویش امیدوار ؎ زر راز نہان پردہ برزدہ ؎ ز ذات خدا
معجزی سر زدہ ؎ خاتم نگین رسالت وہ گوہر دریائی جلالت قصر اسلام کو اوسکے
معمار شرع نی قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نی مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور ہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سی نہ
دور ہوتا وہ نور پاک نہ ہوتا اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوھین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہی چشمۂ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائی گا طاعت کو گناہ پر رشک
آئیگا خسرو ؎ پردہ کش امت شوریدہ کار ؎ ضامن امرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناہ ؎ طرفہ کہ من عاصی او عذر خواہ ؎ اگر موسی کے ید بیضا ہاتھ
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسیکی نپایا رسالت نی اوسکی نسبت ذاتی زینت
پائی نبوت نی اوسکی سبب سی بیصہ صنعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضۂ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسیکا
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا تعجب ہے
اگر وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائی شجر وحجر

والنسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوئے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بڑہنی کی سامان ہوی سچ ہی حجت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکران
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استخفاف کی زبان سی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زماننا دار السلطنت لندن مین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین ذی استعداد و مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی انحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستان مین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
ہر ایک ہندوستانیونکی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسواسطی
مشفقی خواجہ قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خانصاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ مین اونہون نی یہہ
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزی سی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی کی حظ
اوٹھاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب نیک ہماندحال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نی اسکی درستی کا کمر ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خانصاحب سے کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین دستگاہ تام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو مؤید الاسلام نام

رکہا اور مقصد انطباع کیا اور اس خاکسار یعنی میر مہدی مجروح سی دیباچہ لکھنی کو فرمایا
بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجالایا کسواسطی کہ رضاجوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سی میری غرض یہ ہی کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جھوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کرون اور یہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی مربی اور نفع رسان تہی وہ مصنف جنہون نے
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نے
یہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نامنصف اور اوس عدل سی خالی ہین جسکی اتباع کیواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شدومد سی تاکید فرمائی ہی بلکہ اونھون نی اپنی رائے مین بھی غلطی
کی ہی کیونکہ اوّل فکر مین اونکو یقین ہوجاتا کہ یہ عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہی کہ بنی اور اوسکی معقولون پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگونکا طریقہ ہے
—— با ایہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلبکو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
شارع مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہیی —— آپ عرب مین عیسوی سنہ کے

ساتوین صدی مین ہے اگر ہم یہہ نکہین کہ آپ ایسی فصاین تہی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اس مین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عربکے
کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور علاوہ اسکے اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی
سلوک نے کردڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کے قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی ــــ القصہ مولف کو یہہ بہی اقرار کرنا
چاہئی کہ چند جگہہ اوس نے چونکہ اوسکو اپنی راے اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کے
راے اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ تمام مقنن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اسطرح نہین لیا جا سکتا
جسکی وقایع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئے
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کردین جو ابتدائی
مورخون نے آپکی طرف منسوب کئے ہین تو باقی اچہی طرحسی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی مین اکثر
عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطینہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتے ہین اور ملک جسکو یہہ نمای عرب کے جنوبی حصی خسروان فارس کے قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو جزیرہ نما اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہے اور ایکطرف خشکی مترجم ۱۲

ایک حصہ یورپ معظمہ کی جنوب تک عیسائی بادشاہان اسپینیا کا ماتحت تہا صرف ملک اور وسطی دشوار
گذار ملک انسانی تہی اکثر اہل مذہب اپنے ملک کا عرف موافق تہا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل اسپینیا کی عملداری
تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب منوچہر و مجوس پایا جاتا
تہا حالانکہ یہہ دونون مذہب عقاید مین اوسکی مخالف ہین باقی سب ملکون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا زمانہ
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کے پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چہوڑدی
اور شیاطین کیطرح اصلی جنہین وہ خدا کی بیٹیان کہتی تہی سندر بنائے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین ارواح اور
ستارونمین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جاہی ایسے دیوتا نہین پائے جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص جدی دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ بعث
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور اینده معدوم ہونیکو
انجام وقتی منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا رواج تہا اور چونکہ ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا نیکی کی جزا مانتی تہی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوء اعتقادی اور بدمذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بہی پائی جاتی تہی جنہون نی یہان بستی سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہودیون نے اہل
روم کے ظلم سی اس سرزمین مین پناہ لی تہی جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ——
پوپ ہاے اور اپنے ہم مذہب والونکی ظلمون اور تکرار سی بچنی کو یہان آرہتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بیہودہ
اعتقادیات اختیار کرلئی تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

مصروف ہوتی تھی اور آیرن اور سیلین اور لینسن نوترین اور توچین مذہب والونکی گمراہی

نہایت دق تھی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہدونکی فروخت اور جہالت نی مذہب عیسائی کو

برباد ہونے لگایا تھا اور عیسائی لوگونکو نہایت بد رویہ کردیا تھا عرب کے جنگلونمین جاہل اور مجنون راہب کثرت

تھی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تھی اکثر ان لوگونکے غول کے غول شہر مین آکر

اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتی تھی نہایت ذلیل بت پرستی نی اوس سادی

پرستش کے جگہہ چھین لی تھی جس مین حضرت عیسی نی خدا ئی تعالی قادر مطلق اور بی مثال اور نفع رسا نکے

بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیال مین ایک نیا اور دلنشین قایم کرلیا تھا اور اوسکو اپنی

مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آباد خیال کرتی تھی جیسا بت پرست اپنی دیوتا ؤنسی اولمپس

کو آباد سمجھتی تھی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی تھی جو جوزف کی بی بی مین ایسی کی صفات قایم کرتی تھی

یعنی یوسف ۱۲

تبرکات اور کھینچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تھی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تھا

کہ تم اپنی دعا صرف زندہ خدا ہی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا یہی حال ہو

رہا تھا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چھوڑدی تھی اور تنہا ہی جھگڑون

اور فروع مین مصروف ہوتی تھی اہل عرب کو ظاہر ہوگیا تھا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالے

کی خالص پرستش بھول گئی ہین اور سوء اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصرونکے

مساوی ہین —— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی

مختلف سنہ لکھی ہین وہ یہہ ہین سنہ ۵۶۰ سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۷۲ سنہ ۵۷۵ سنہ ۶۰۰ سنہ ۶۲۰ عیسوی مگر ان سب

مین صحیح ستر ھوین نومبر سنہ ۵۷۱ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بھی ایسا ہی

شبہہ ہی چہٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈینی اوس ایکس
اکزی گس رومی پادری نی شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی اس اور سٹیلین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون و فکرون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۹۹۹۳ برس بعد پیدا ہوئی معلوم ہوتا ہی[1] کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چہوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہو گئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت[2] اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین گذرین بعض تیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سب کو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سے تہے آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین ——— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورۃ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ[3] کی متولی مقرر
کی گئی ——— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرت
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹہہ بت بسال عرب کے شمار کی موافق تہی ——— کعبہ اسواسطی اور
بہی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلی تعمیر ہوا ہی ———

یہہ درگاہ — بلا تشبیہ — اہل یونان کی اشکودو کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام ہی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدونکی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یادگری کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین دو فنونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسکی زیادہ تر معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان[1] کی معبد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر[2] چاندی مین جڑا ہوا اور زمین سے
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کی پتہرون مین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ تہا
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید مگر اوپر سی ایک ناپاک عورت کی مس یا دہونکی گناہون یا ہزارون زایرونکی
بوسہ[3] لینی سی سیاہ ہوگیا ہی عرب کی تمام مورخ آنحضرت کی وقت پیدایش کی بیان معجزات مین ایک دوسری
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کی ولادت کی وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور سماجیل[4] کا پانی اوسی لمحہ خشک ہوگیا اور
آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار برس برابر روشن تہی یکایک اور بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کی
والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئی تو آپکی ماموں نی جو بڑی منجم تہی آپکا زایچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان اور شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا صاحب عبدالمطلب نی تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی اور اوس

موقع ہے یہ آپکو سب کی سامنے پیش کرنی اپکا نام محمد ﷺ تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا
رکھا — آپکی عمر ابہی پوری دو برس کی ہی نہوئی تہی کہ آپکی والدہ نی انتقال فرمایا اور اون کی
وراثت سی دو اونٹ اور چند بہیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتہہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ایسی حالتین دائی ملنی بہت مشکل ہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرتکی مفلسی دیکہکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تہین آخر کار ایک سادات گدڑیہ کی بی بی رحم کہا کر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو جو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر مین چند
روز نگذری تہے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکہکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی —— جب
حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دنون مین یثرب سی واپس آئی تہی —— وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا
مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادتمندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بیشبہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی ماں بی بی کسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قرآن شریف مین
جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس طرح سے بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجھکو کیا اوس نی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے ـــــ ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سے حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تھی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور انکی
چند معتقد بھی انکی ساتھ تھی یہ لوگ نہ جانتی تھی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی انکو
روتی دیکھکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نی مجھکو اسوقت کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینی دعا مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نا منظور ہوئے اب مجھکو انکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور رونی لگا۔
انکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب
اس زمانہ مین شریف کعبہ تھی جب اونہون نے دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی اور قایم مقام
نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو صغر سنی مین اسطرح رکھا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکھتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹھکر
فکر کرنا پسند کرتی تھی اور اسقدر تنہائی مین بیٹھنے کے مشتاق تھی کہ جب آپکی ہمجولی کھیلنے کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کھیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کے ہوئی تو آپکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تھی قافلہ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نے بھی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلے ہی
سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

۵ یہ مراد ابو طالب بن عبد المطلب ہی جو آپکی چچا تھے ...
۶ یہ حدیبیہ ...

سپہ گری اختیار کی اس سی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشیون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی آپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور آپکی قدر جو آپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام نیز اپنی
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارت مین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھہ تھی آپ شام کی جنگل مین ایک عبادتخانہ کی قریب پہنچی اونمین سب سی بڑی پادری
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادریکی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آئندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفرونمین مصروف
تھی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کے مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تھی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عربکی معقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تھی آپکو اس سبب سے ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی کی بیہودگی اور اپنی اہل وطن کے بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منتقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تھا ہنوز اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونی لگی کہ سنگ مقدس[۵۲] کو کونسا ادمی

(حاشیہ، دستی:) ۵۱ ... ۵۲ حجر الاسود

پہلی نگاری اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑنیکی
ممتاز اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدود مین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنی [illegible] نہایت [illegible] وس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ وس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتون کی واسطی بنایا جسکا کہ زیارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جسکو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما تہی ـــ آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نی آپکو اس
عہدہ کیواسطی تجویز کرکی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کی آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہوکر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئی
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کی فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور چمکتی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال و خد اور تناسب اعضا اور رعب دار چہرہ ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سی اون کی شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

عالم حسین
۱۰

یہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفع شادی ہو چکی تہی اور
اس نے دو بیٹے اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکہکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنی حضرت سی نکاح کی درخواست کی —
اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکا تنکا شباب تہی خال و خد باقاعدہ
اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بنی ایک ذرا ابہار لی دہن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چلکتی تہی خسار سرخ تہی اور اوسنی تندرستی عیان تہی آپ نے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور نکات سی اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سی بات کا کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سی آپ خطاب کرتی متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بنسبت کسی کی رای کچہہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پہیری مین اوس بڑی مطالب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قادرانہ فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
سن ہوگئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی — آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت
صرف اون ہی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرفسی نہین عطا ہوئی منبیتر اسکی کہ آپ کوئی
بات فرمادین آپ تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور بکھری ہوئی داڑہی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ بانی مکہ کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رای صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دل مین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی —— عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین تربیت پائی ہوئی اوہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی
طلاقت لسانی[لہ] اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی ——
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نی سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی نہ پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سی غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی منزلت نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہی
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

لہ حضرت موسی اور ... حضرت پڑہی ہوئی نہ تہی صرف تجربہ کار آدمی تہی اونہون نی اپنی نسل کو اور علم و فن کا کام سکہائی سکہاتی تہی حکومت حاصل کی — سوانح عمری حضرت علی علیہ السلام مصنفہ ایمان صاحب باب چہارم صفحہ ۱۲

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تھی جنھین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تھی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستاد نہ ملتا تھا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تھی کیونکہ یہ ہی ایک
قسم کا مدرسہ تھا جو ہمیشہ کھلا رہتا تھا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والی
آدمیون سی مل مل کر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تھی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکھا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تھا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تھی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تھی نکاح کیوقت حضرت کی اٹھائیس برس کی عمر تھی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی مگر وہ بہت صاحب جمال تھین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تھی مگر پہر بھی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور بھی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹھایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی ــــ اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئی
اسیطرح حضرت عیسیٰ کے بھی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تھی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل و رائے
کو ترقی دی رہی تھی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تھی جو آپکو خدا تعالیٰ کیطرف
سی سپرد ہوا تھا ــــ آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تھی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کھوہ مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تھی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تھی اور بیٹھکر فکر کیا کرتی تھی کچھہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تھا کچھہ اس سخت محنت
کی سببسے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوگیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونی
لگی ـــ آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چھہ مہینہ تک ایسی خواب دیکھا کئی جیسی
آپکو دن بھر خیالات رہتی تھی ـــ اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرنی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تھی یا آپ پہ مرض کی سببسے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تھی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہوجاتا تھا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تھی ـــ آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تھی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردی مین بھی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطری
آجاتی تھی ـــ بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہوئی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتی
تھی تو اوس اونٹ پر بھی ایک عجب طرح کی حالت طاری ہوجاتی تھی کبھی پچھلے پیرون
بل زمین پر بیٹھہ جایا کرتا تھا اور کبھی اوٹھہ کھڑا ہوتا تھا یا یکایک کھڑا ہوکر اپنی ٹانگین
اودہر اودہر پھینکنی لگتا تھا گویا یہہ چاہتا تھا کہ اون ٹانگون کو توڑ کر پھینکدے دون ـــ
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تھی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ نی ذلیل جھوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نبی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضروری ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا

کرنا ضرور چاہئی تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض ہی ہوتا تو او نہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ——— عیاذاً باللہ —
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی چغہ مین
لپٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہو گئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہو گیا اور وہ نوشتہ باسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ اے محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ———
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکھو ۱۲ منہ مولف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوئی ہین مثلاً قیصر دم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا بردلش کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کردم ڈل پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالمین
مولی توش اور میڈم ڈی گاین اور سوئی ڈن برگ اور میڈم کروتڑ وغیرہ کی
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہو جاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہو گیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدا تعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہہ پر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبراتا ہی
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کر لیا اس بات کا کچہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان ہی اور ایسی بی بی کی
ساتھہ بڑی وفاداری ہی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریب سے امیر بنا دیا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتھہ بسر کیا کئی اسصورتمین
وہ کیونکر آپکی بات کو یقین نکرتین لہذا اونہون نی آپ کی اس وہم کو واقعی خیال کر لیا
اور یہ یقین کر لیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہو گئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نی اوس کو آزاد کر دیا پہر آپ کی چچا زاد بہائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پہر آپ نے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوی ابوبکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت ہی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکہکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی ——— یہہ بات آپکی
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ ——— آپ فریبی
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر ہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑی
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک سخت رخنہ پڑگیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو مین اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہو مگر جب آپنی خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر ہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی بتونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پہر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کردین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفتمین سرگرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی ——— ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پہر ہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی ——— اب چند سال آپکی عمر کے بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتھہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ ہی اسی حالت مین گرفتار تہی ——— ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی اس سورت
مین سی یہہ چند آئتین منتخب کیجاتی ہین ـــــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور ذکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگے کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جسنے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوسنے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــــ اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالے
سمیع اور علیم ہی ـــــ قریب کہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ ـــــ
قرآن شریف ـــــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور سزاوار ستایش کیطرف سی نازل ہوا ـــــ

ہمنی

ہمنے کبھی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمد — جو کبھی پہلے نبیونسے نہ کہی ہو — تیرا

خدا یقینی غفور ہے اور سزا دینے والا — اس آیت کی جواب مین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کی

کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دکھائے جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنے انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے

اللہ تعالی نے نصیحت اور راہ راست بتانے کی واسطے پیدا کیا ہے معجزہ دکھانے کو نہین

پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنے مخالفین سے ارشاد کیا

کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نے یہہ نہین

لکھا کہ آنحضرت نے اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطے کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو

برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہے آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تھا اور حرارت

مذہبی نے اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تھی آپکی اور جذبونکی کچھہ حقیقت نہ تھی آپکا کوئی کام اور

زمانہ حرارت مذہبی سے خالی نہ تھا یہہ تعجب کے بات ہے کہ آپ صریحاً فرماتے ہین کہ مجھہ مین معجزہ

دکھانیکی طاقت نہین ہے اگر تو بھی ہر طرح کی معجزے آپکی طرف منسوب کیے گئے ہین اور آپکی واقعی

حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہے جیسے کسی عیسائی ولی کا

ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سے اسقدر مختلف ہین جیسے — بوڈمینیرا کے

عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن صاحب نے ان مصنوعی معجزون مین سے یہہ معجزہ لکھا

ہے — کچھ فہم عیسائی بیان کرتے ہین کہ آنحضرت نے ایک کبوتر پال رکہا تھا جو آسمان سے

اوترتا اور آپ سے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تھا جب یہہ مصنوعی معجزہ گروشش نے

بیان کیا اوسکی عربی مترجم پوکوک نے پوچھا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہنے — تمنے یہہ

۲ گبن صاحب کی کتاب موسوم ڈکلائن اینڈ فال کے جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ دوسری ... ۱۲ مولف

روایت نقل کی گروشش نی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس دروغ تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون وغیرہ مین ابتک مشہور ہی —— جب
ابو لہب نی دیکھا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز آپکی بدخواہی مین سرگرم ہین اونی نہایت التجا
سی آپکو سمجھایا کہ اب اسباب مین بہت جدوکد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا مقصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب مجھے داہنی بائین اونکی شریک ہون
تو بھی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آونگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچھہ خیال نکیا
اور پھر چند مہمان جمع کئی انمین اکثر لوگ آپکی ہمقوم تھی —— روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکھا جب یہہ لوگ کھانیسی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کھڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خزائن اون لوگون کو ملینگے جو میری امت مین آئینگے اور اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجھہ اوٹھانی مین میرے مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تھی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تھی کسیکو
یہہ جرأت نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بھائی جو جوان و
دلیر تھی یکایک کھڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکھونمین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جای نشین بنجاؤنگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بھائی اور میرا قایم مقام ہے
—— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا تہا جو بعض پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قرآن شریف کی لایا کرتی تہی
—— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین
آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بہی قرآن پڑہ رہی ہین آپنی اون کو خوب مارا اور قرآن کو زمین پر پہینک
دیا اس لڑکی نی قرآن کو جلد وسنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر سر گرم
ہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوی اور اوسنی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قرآن شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتہیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جای پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک
رہوگی کہ تم آسمان کے تلی ربجاؤ اور وہ تم پر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اونکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا —— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کی رواج دی جاتی ہین اونہون نی ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نہ سمجھی یہہ
باتین دیکھکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ایبیسینیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پانچوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد عورتون اور بچون کی تعداد اسی ہو گی ان لوگون سی حبش کی بادشاہ
آبیسینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اوسنی قریش کی اوس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تہی ان کی
گرفتار کر دینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہو گیا ——

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہو گئی اور اہل شہر کو اونسی
اندیشہ ہوئی تکا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آیندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپکی
چچا ابو طالب زندہ رہی تب تک آپکو اس بات سی کچہہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپسی
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی —— اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا —— ابو طالب کو
انتقال کی تہوڑاہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا ——
آپکو اپنی بی بی کی سبب سی صدمہ جانگداز ہوا —— بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

دسوین سال بعثت سی ابو طالب و خدیجہ نی وفات پائی مترجم ۱۲

مشیر

مشیر اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ——
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغرب کے
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویز پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی —— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکرگذار رہے
آپکی اس شکرگذاریسی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیوں مین
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنے حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ——
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو ان سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی —— اونسی بہتر اور نہ زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ناممکن
ہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی —— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لهذا آپ کو ناچار کوئی امن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خادمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی ــــ یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ سائہہ میل کی
فاصلا پہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
ــــ جو ہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوئی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہلانی مین میرے
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا ــــ اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کیے کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون ــــ مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہہ دار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوا کیا
آپکو پتہاری اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جائی پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوئی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عادی کو پیغام بہیجا یہہ
شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح وسالم کسیطرح پہنچادی وہ اس بات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہو جاؤ اسکی
بعد آنحضرت مع زید کی مکہ مین داخل ہوئی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ کوئی آپ سی بے ادبی

تکری انحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پہر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی ــــــ حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد انحضرت نی بی بی سودہ اسی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہو جائی
ــــــ کہتی ہین کہ انحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفاتکی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب کئی گئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین ـ معاذ اللہ مگر علاوہ
اسبابکی کہ اہل عرب اور شرفی لوگ انحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہی
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا ــــــ یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہئی کہ
آپ پچیس برسکی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نی
تریسٹھہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچھتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہی کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس سن تک صرف ایک بی بی سی
پر قانع رہی خیال ہی کہ انحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سی نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس [۵۲] مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہی
امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نہ کرتی تہی اور زائرین آدمیون کی غول

۹۷

۵۲ یعنی شہر ذالحجہ ... رجب ... محرم

کی نول اطراف سی اس قومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کے
بہت لوگ معتقد ہوگئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نی اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کے اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کرلیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال اپنی آورشلیم کی شبرو کا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شبکو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہاہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سُم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پر دن کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اورشلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

اون سی آپ نی ان بہائیو سی خطاب کرکی ملاقات کی اور اون کی ساتھہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ اور سبھی حضرت جبرئیل کی ساتھہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو اونکی واسطی بنا تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی کڑی سی باندہ گئی یہہ کڑا ایک پتہر مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا منتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو سات آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ور جل شاعر نی بہی زبلا تشبیہہ) ڈینٹی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کی سی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپ نی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو زمین پر رہتی ہین جمع تہی تاکہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی ہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہو یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہو تہا اور جو ہمانو
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہی سدرہ کے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کرتا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور کروڑون
فرشتی دکہائی جو اللہ تعالی کی تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سی دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سی کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے آپ سے کہی معلوم نہین ہو سکی جو کچہہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی — بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی — جب آورشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی — بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین استقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پرسی حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقاً آپکی ٹہوکر سی ایک پانیکی ٹہلیا گہرونچی پرسی گر پڑی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسی راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانی کا ایکقطرہ بہی زمین پر نگرا — معراج کا بیان ایسا ہی کہ ہر ایک راوی بڑی مبالغہ سی بیان
کرتا ہی — لوگون نے معراج کی بیان مین تعصب ہی کی باعث سی اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑ دی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کئے ہین جیسی کوئی
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی — معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

بعض کہتی ہین کہ آورشلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہتی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر آورشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا —— جس سال کہ معراج ہوئی اور جسی مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑ کا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعت النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کی قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرایط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آوینگی بت پرست عربونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگاوینگی اور نبی کی ان تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور غولکی غول آپکی پاس آئی انمین سے آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بہیجدیا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہونے اس مذہب کو نہایت جمعیت و شفقت سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کرلیا جب اپکو یہہ حال معلوم ہوا آپ نی وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کی جگہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ انحضرت کو قتل کروا ڈالین کیونکہ وہ دیکہتی تہی کہ انحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پرہی آپ نی ان دونو دشمنون سی بچنی لکی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا — جب یہہ راز انحضرت پر افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپکی دوست ابوبکر رات کیوقت نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہکئی کہ تم میری لبستہ پر میرا بستر چہپا اوڑہکر لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی کہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر مین گہس آئی مگر بجای انحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سی اوس موت کی منتظر تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی آپکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی اس عرصہ مین انحضرت اور آپکی دوست مکہ سی تہوڑے دور جبل ثہور کی ایک گہاٹی مین جا چہپی — اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہی اور ابوبکر کی بیٹا اور بیٹی آپ کیواسطی کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابوبکر اپکو اس مصیبت کیحالتمین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہی ہم یہان سی کیونکر نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین انحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا ہمارے ساتہ ہی وہ خدا تعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہی گا — جب قاتل آپ کی تلاش کر کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی نی جالا بنایا ہی — یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی اونہون نے یہہ

ف اوس [illegible] کا نام جبل ثور [illegible] مکہ سے کچھ [illegible] ۱۲

نتیجہ

دیکہا کہ یہہ غار خالی ہی اور اوسطرف ڈہونڈنی چلی گئی تب آنحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایسی راہ سی شہر کی راہ سی یثرب مین آئی جو جاڑی
تہی یہہ دوسری ہجرت آنحضرت کی جو مہینہ جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین تہی اور حضرت کی رسالت کی تیرہوین برس
مین واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس کا خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت تریپن برس کی
تہی ——— اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت
بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپنی
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جتنی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت
کی اسکہی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کی
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ——— اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہ سی بہی کام کیا تہا ———
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ موذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ موذن سب مناروں مین سی کسی منارہ پر چڑہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

که الله ایک هی اور اوسکی سوا کوئی معبود نهین اور محمدؐ اوسکی نبی هین آپ نماز پڑهو خدا تعالی ایک هے
اور واحد هی آپ مین چار صفتین مجتمع تهین آپ بادشاه اور سپه سالار اور قاضی اور واعظ تهی سبکو
اس امر پر اتفاق تها که آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل هوتی هی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تهی ایسی کبهی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سی نهین هوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تهی که اگر کوئی چیز آپکی ان مبارک سی مس هو جاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچه آپکو شهنشاه
هونیسی بهی زیاده قوت اور اختیار تها مگر آپ نهایت سیدهی سادی وضع سی بسر کرتی تهی چنانچه حضرت
عایشه کا قول هی که آپ اپنی حجره مین اپنی هاتهه سی جهاڑو دیا کرتی تهی اپنی آگ آپ روشن کرتی تهی
اور اپنی کپڑونکو اپنی هاتهه سی پیوند کر لیا کرتی تهی آپ کهجورین اور جو کی روٹی مع دوده اور شهد کی
ساتهه کهایا کرتی تهی اور یهه چیزین آپکو اپنی معتقدین سی بهم پهنچتی تهین اگرچه آپ معاملات دینیه
مین اسقدر مشغول اور ساعی تهی مگر معاملات دنیوی کیطرف بهی اتنی کم توجه نفرماتی تهی آپکو
خبر آئی که شام سی ایک بڑا مالدار قافله چلا آتا هی اور اوسمین ایک هزار اونٹ هین اور ابو سفیان
اوسکا حاکم هی اهل مکه نی اوسکی پچاس بڑی تجربه کار سپاهی اونکی محافظت کیواسطه بهیجی هین اور اگرچه آپ
اسوقت صرف تین سو تیره سپاهی اور دو گهوڑی بهم پهنچا سکی مگر پهر بهی آپنی اراده کیا که اس قافله
پر حمله آور هون بحر قلزم کیقریب چاه بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا ابهی آپنی اپنی سپاه
کی صف بندی وغیره کرنے کی فرصت نپائی تهی که اهل مکه کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکه زمین ناهموار تهی
اونکی باقی فوج نظر نه آئی ورنه معلوم هوتا که وه بهی تعداد مین بهت زیاده هین آپکو خوب یقین تها
که اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجه پر منحصر هی آپنی اپنی دونون هاته

آسمان کیطرف اوٹہائی اور یہہ دعا کی ——— ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجیو اینخدا اگر یہہ چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری موافق عبادت بردہ زمین سی بالکل اوٹہہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف سے ہین مجہی معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ہماریطرف چلی آتی ہین دیکہو جبرئیل اپنی گہوڑی ہمقوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہو اور
اللہ کی تلوار قتل کررہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والونسے مقابلہ نکرسکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کردیا
——— جنگ بدر کا قرآن شریف مین اکثر جگہہ ذکر ہی اور آپکو جو آیندہ استقدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن چہہ سو چوبیس
عیسوی مین ابو سفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابو سفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نوسو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئی اور جبل اُحد پر لڑائی ہوئی ——— قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنر سی کیا تہا آپکی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اونکی لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کردیا

اور خالد نے فوراً اونکی پہلو اور پشت پر انکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر چند
کاری زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سے شہید ہوئی خالد نے آواز بلند پکارا جھوٹا نبی
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بہاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہو گئی اور آپکو
ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی وہ مددین جو حضرت علی نے اس سخت مصیبت
وقت مین ظاہر کی تہی آپنے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کر دیا — حضرت فاطمہ بیبی
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبریٰ
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نے رمضان مین روزی
رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نے یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئی ہین
اور آنحضرت سے درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجی تا کہ وہ ہمین آپکا مذہب
تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بے رحمی سے قتل
کر ڈالا یہودیون نے بہی اس نئی مذہب سے ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جا بجا آپکی
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیر پیش نہ پڑی آپ اس زمانہ مین ایسی قوی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سے شراب خواری بالکل
موقوف ہو گئی اور تمام صحابی اہل اسلام عرق انگور سے نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تھے کیونکہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون

دشمنون سی گہرا ہوا تہا ——— قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عرب
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد وپیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کے
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد ———
محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
——— آخرکار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قراط کو اول ہی لڑائی مین پسپا کردیا ——— اس مقام پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین تعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت
حال یہہ ہے کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
——— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹہا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین ہوجاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کردیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کرلیتا تو کچہہ مضایقہ
نتہا آنحضرت سماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپ نی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجائی چونکہ شادی کے
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

۲ دفع الزام نکاح زینب ۱۲ مترجم

نانا آپ نے اسوقت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بیٹی اسکی شادی کردی اور اُسکو زینبا
کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بھی رحم آیا جو کہ اور کچھہ عوض آپکی قبضہ مین نہ تھا آپنی زید کے
طلاق کی بعد خود شادی کرلی ــــ ہر چند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو
رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا
مگر آخر کار رحم اور خیال عوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنے
زینب سی نکاح کرلیا جب آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت
عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سیاو امانی افسر کے
کیطرف نظر رکھتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدھڑک بیان
کردیا اور زایکی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسی
اسی کوڑی لگوائی ــــ جو کہ آنحضرت نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی
تہی حملے اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کے اہل مکہ نی انکی پاس ایک بڑی
بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی
تجربہ کار کردیا تہا آپنے ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا
حکم دیا اور دشمن کو قرب و جوار کی گانو لوٹ نی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا
محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نا اتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے
محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی ــــ یہہ لڑائی سن چہہ سو چبیس اور چہبیس عیسوی
مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی ــــ اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

شخص کا سلمان فارسی نام تہا جو کہ مشاہیر صحابہ مین سی تہی ۱۲

اسکی

اسکی انحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور القواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا ـــــ جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ انحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کر ڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملا دیا اور خوشامد کر کی انحضرت کی سامنی شام کی وقت لا کر رکہہ دیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہرو تو بہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بشر نامی ایک سردار تہا اسنی انحضرت سی زیادہ ہمتی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہو گیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہو گئی اور مر گیا انحضرت نکو بہی اور ان تمام لوگون کو
جنہون نی یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردے
پر پچہنی لگوائی انحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ اس بکری کی بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا لیکن بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر کی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسبات کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنی یہودیون پر

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور اختیار مین اور بہی ترقی ہوئے
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نے درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی تعظیم و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہانکے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطے آپنے
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر او منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرکہ موسومہ بہ البیدہ کی زیارت کرین ۵ مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۶

وہ وہان تین روز ٹھیرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل
آنحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی بھلے
بنیاد کائی سمجہنا چاہئی اگرچہ آنحضرت کو احکام قران کی موافق ادای رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بھی یہان اسلام کی بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹھہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ آنحضرت نی کعبہ مین حجر اسود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام بآواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تاکہ آنحضرت کو
بادشاہونکی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین آنحضرت نی بادشاہ حبش
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی آنحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقت ور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کہ تو اپنی بیٹی ام حبیبہ کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی مہر مین چار
ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس نامہ مین آنحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمونکا پہلا نامہ بدست حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
اپنی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کرڈالا اور بدست کو حکم کیا

کہ یا تو تو آنحضرت سے دعوی نبوت چہوڑ دے یا اونکا سر کاٹ کر بہیجدے جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنے یہہ کلمات بآواز بلند فرمائے اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کر دیگا اور اوس کی دعاؤن کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹے شیرویہ نامی نے قتل کر ڈالا بدہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی
مین بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہے کہ ہرقل قیصر بادشاہ روم کو آنحضرت نے نامہ
بہیجا اس نے اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچے رکھہ لیا اور اوسکی جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہونسا) (اور المنذا) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہے کہ آنحضرت مین صرف نیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہ تہا بلکہ
آپکے کلام مین بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دلپر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے
وہ کتاب جو آنحضرت نے ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی بڑی عمدہ
اقرارون سے پر ہے اسمین فرمانبرداری کم درکار ہے اور اوسکا صلہ بڑا ہے اور اسکی پڑہنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہے اور ہر چیز کا خالق ہے —— جب آنحضرت مکہ اور
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تہی اوسی زمانہ مین آپ نے یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب و جوار کی بادشاہون مین بہی پہیلا دین آپنے بصری کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع ہے ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عیسائی امیر نے جسکا نام شرجیل
نام تہا

اس قاصد کا نام حارث بن عمیر تہا ۱۲

شرجیل غسانی ۱۲

نام تہا قتل کرڈالا شرحبیل ہرقل کی طرف سے بصرےؔ کا حاکم تہا اور اُس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اُس قتل
سی قبیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی آنحضرت نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کی آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپ نے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی مقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی
وسائل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام) (عبد اللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار ہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپ نے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچپاس زخم کہاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالدؓ نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا ایکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور ایکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخر کار اہل
اسلام فتحیاب ہوئی اور انحضرت نی خالد کو جنکی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئے
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریشؓ نی عہد شکنی کی اور عہد نامہ مذکورۃ الصدر
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حلبؓ نی سارہ
نامے لونڈیکی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈیکو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حلب بن بلتعہ کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی کی
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہو اور آپ مکہ کی قریب پہونچگئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

۵۱ شجاعت خالد بن ولید ۱۲
۵۲ غزوہ فتح مکہ ۱۲
۵۳ حاطب بن ابی بلتعہ ۱۲

کہول دئی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی [۵۱] اونٹ پر سوار
بہمہ مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوآیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعدازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے
ہاتھ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پہرکر کلمہ کو بآواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعدازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنواں ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بعد آپنی
مجمع مین قرآن شریف کی اڑتالیسوین سورت [۵۲] پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سے
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتے
ہو ہزارہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ [۵۳] مین — ہوازن [۵۴] اور قریش کی قومون نی ایلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین [۵۶] کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور اونمین دو
ہزار نومسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم
ہین ہماری بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نے ہزارہا برچہیان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکے
دفعتاً حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتون کے

مددسی کام نہ چلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی آنحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمانبردار ہوگئی اور
ایلچی سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسیقدر
روپی آنحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچی
انہون نی بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سی عرض کیا کہ اپنی قومونکی خانہ بربادی سنکر بہی
یہہ بات سنکر آنحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سی یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دیدون مین او
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اسبات پر راضی ہو جاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہی اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کئی گئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ———
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اور انہین مسیلمہ بادشاہ یمامہ
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کی

مضمون کا ذکر کرنا اسکی سو نہہ مین پانی بہر آیا اور پہر کافر ہو گیا اسنی سمجہا تہا کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی رائی صائب اور نیک نیتی ہی ضروری ہی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکہا مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدہی دنیا آپ کی اور آدہی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکہا محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
سی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علے
یمن کو بہیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدم کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکہکر مسلمان ہو گیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہو گئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کر سکتی
یہہ بات ہی خیال کر سکتی ہین کہ فتح نصیب تہے اور آخر کار ہم یہہ ہی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب کے
تہذیب گو وہ حال کی عیسائیون کو کیسے معلوم ہو جب ہم اوس زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبات کا ہی خیال کرنا چاہی کہ آپ نی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نہ لی سکی آپنے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوزی کا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہو گئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن ہی تہی چونکہ اب وہ نہایت جرات

اسلامی پیدا ہوگئی ہندااونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین —— حکومت اور غنیمت اور شان وشوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۹ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تامل کرکی وقت ضایع کیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمے
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرتی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا —— اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح ومرتب کرکی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بدفالیون سے بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہاکر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چنانچہ خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا انکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کردیا اور یہہ تمام
لوگ انکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ اور بغل بہالیا

(حاشیہ: ۱ ذکر غزوہ تبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲ ۱۲)

اور

اور ہمیشہ مغلوب قوموں کی مذہب کا لحاظ رکہا اونکو مذہب اسلام بجبر تلقین نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اس طرحسی آپ نی ان آیتون پر جو قرآن شریف مین آئے
ہین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ــــ انکی اندہونسی کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہوجاؤگی — اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بزرگی دینے
خوب جانتا ہی — آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نی عیسائیون پر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہوجایگا کہ آنحضرت فریبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ نامی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ اکسٹہہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقای نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی آپکی صاحبزادہ
کا غم کیا مگر آپ نی اون کے اس بیہودہ اعتقادیکو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہوکر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستاری اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدایش
یا موت سے گہن وغیرہ نہین لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف
ہوئی خود مدینہ مین قرآن شریف کے زیادت کرتی آتی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد فرما
انکی جو زمین کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میری امتی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

وفات سی آنحضرت کو نہایت رنج ہوا لوگ جو آپ سی حسد کرتی تہی آپکو بنظر شان ابتری یعنی نسل بریدہ کہتی تہی عرب مین ابتر اوسی کہتی ہین جسکا دم کٹی ہوئی ہو

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت و تکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی زائران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح بنواکر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سی چیل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کرکی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوس مین ہی اوسکا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہہ ہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا تہا ہزارہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوفناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہی
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطہ
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف ہی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی ہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش و حواس قایم تہے

اور

اور اپنی دوست سی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپ نی شام کی دوسری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جہنڈی کو معاوی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکی
وفاداری پر کامل اعتماد تہا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ
ہر وقت کی نماز پڑہایا کی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنی خادمون کی کندہون
پر ہاتہہ رکہکر آتی اور تب بہی پیر نہ ٹکتا تہا آپنی اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای
آدمیو اگر مینی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میری
خطا کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نی
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹہانیکی سامنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہنی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کر دیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ و زاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گہیر لیا اور رونی
لگی آپنی فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کناری پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہوجانا تہوڑی سی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلی میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جاینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہوجائین تو تم لوگ گروہ کی گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعای مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہیی کہ وہ میرے
عزاداری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہوجای مین دل سی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا نکرین تاکہ مجہی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ لی بیہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہوانا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچائیگی حضرت عمر نی آپکو قران کہولکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کے کہ وہ کتاب لکہی جاچکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور حضرت عایشہ کہتی ہین کہ وفات کے دن آپ نی اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موت کی خوف سی گہبرا نجاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئی حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکا نزع کیوقت مین اپکی برابر بیٹہی تہے اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
رک رک کر آپ کی زبانسی یہہ الفاظ نکلی جو سمجہہ مین آتی تہی — وہ بہت اچہا امیری گناہ معاف کی

آپہری

اے میری دوست جبرئیل مین تیری ساتھ آسمان پر چلتا ہون پھر آپ نی اوس بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچھا ہوا تھا — آنحضرت نی تیرہوین[۵۱] ربیع الاول کو انتقال
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلے تاریخ تھی اور یہہ تاریخ آٹھوین جون ۶۳۲ سنہ
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف تریسٹھ سال کا تھا صرف تئیس[۵۲] سال سی
اپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ[۵۳]
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ وہ
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چھت سنگ مقناطیس کے بنی ہوئی ہی یہہ
باتین بالکل بیہودہ[۵۴] اور بی اصل محض ہین بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچھنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفاتکی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطی غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسباتکی منتظر
تہی کہ حضرت ابوبکر بہی اس باتکی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
دلایا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچھا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت ہمین مین کی ایک آدمی تہی
جسطرح ہم سب انتقال کرینگی اسیطرح وہ بہی وفات پاگئے

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلوے کی فرو کرنے مین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخرکار آپ نے
قرآن شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون آپکے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی —— ہمکو اس جگہہ یہہ بہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات انحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقیہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین انحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر —— ٹین جی یر تک فتح نکر لیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کر لئی عربکی مورخ عبداللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امی محض تہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و باریکیان خوب سمجہتی

تھی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجہہ کی موافق ہی بات کرتی ہی آپکی
وضاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تھی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبہ
دونون پائی جاتی تھی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکھتی تھی اور آپکی عظمت
کرتی تھی اور آپ مین اسطرح کی عقل تھی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجہا لیتی
تھی انکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہی بہت محبت تھی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تھی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تھی جو نبی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان وشوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تھی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجھتی تھی ان باتون کا تعجب انگیز
ضرورتسی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تھی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹہا کرتی تھے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تھی بہیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتے
تھی آپ خود آگ روشن کرتی تھی اور آپ ہی راکہہ بہی پہینک آتی تھی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کے خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تھی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کہین تہین ـــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہاہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیرچشمی اور صداقت باطنی اور بلند

نظری ہی تھی بلکہ اور بات بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین ہی تھی جنکا
شعار متانت ہی اور جنکو خداتعالی نی اپنی ہاتھہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگونکا
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد
کرتی تھی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور شان
وشوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نکر سکے
تھین آنحضرت کی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سی محمول ہو سکتی ہی ایسی شے اور
کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہہ پر از بس خیالات رہتی تھی آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس
بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی —— جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بھی جو مع
اپنی ثوابت وسیار کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب ندیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی
کی الہام کو جو اسمین تھا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
بٹھائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور
برہنہ اور [illegible] کی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنی
نئی خصلتین اور صفتین پیدا ہین بیس برس سی کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وبادشاہان شام ومصر وسوٹلوپی میا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سی بحیرہ

خضر اور اوکسس تک پہیلایا اگرچہ عیسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر

یہہ مذہب سوا اسپانیہ کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی

ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکومین جو بحیرہ خضر کی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی آنحضرت

ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا اب

تمام زردشت کی ایک چند لوٹی ہوئی مخلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب

برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سی بہی زیادہ

رایج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور

رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک

سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا اسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور سوائر کی حدون

تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار

وہ قسطنطنیہ کی نئی روم مین قایم ہوئے ــــ ترجمہ اشعار

عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در

تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے

بادشاہ ہین ــ اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ــ

وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو ــ

تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خداکی دوست ہین [۳۶] آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے [۳۷] آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا [۳۸] تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی [۳۹] اس خدا کے
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک ذی روح ایک گہونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ [۴۰] آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو — وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی [۴۱] وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
درجکی اوصاف مجتمع ہین [۴۲] خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیئے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی بیمثل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن محمد
ہی [۴۳] اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بہیو دے گے اور تسیخ سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر [۴۴] آپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو [۴۵] نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کر دون [۴۶] اگر

کوئی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاون تو یہہ قصد بیہودہ ہی ۴۹ اسکی
مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کہڑا ہوکر دیکھتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول
نہین معلوم ہو سکتا اور جب قریب سی دیکھنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی ۵۰ اسی
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی
ماہیت اس دنیا مین جان سکی ۵۱ جو کچھہ ہم جانتی ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کی
تمام مخلوق مین افضل ہین ۵۲ آپکا روی چہرہ مبارک صفت و ثنا کی قابل ہی جس کی
حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تہی
کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تہی ۵۵ فی الحقیقت آپکی ذات مین
بہار کیسی پہولون کا حسن و نزاکت اور چاند کیسی شوکت تہی — آپکی فیاضی سمندر کی کیطرح
وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل ۵۶ آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کی
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو ۵۸ وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین ۵۸ اب مین اس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مراد سی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکی

کو نور کرتی ہین ۹۷ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو انحضرت سے
لکہوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین ــــ مگر چونکہ یہہ احادیث خدای لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بہی بی زوال ۹۸ ہم اونکی واسطی کوی زمانہ مقرر نہین کر سکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئین ــــ ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا ــــ اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتہین کیا واردات ہوئی ۹۹ تو ای شخص جسبی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تو نی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی جبردار اوسی چہوڑنا نہین اگر تو یہہ ۱۰۰
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجہی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو ــــ تو بی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجہی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی ــــ جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ یہہ انحضرت کی خاص خدمتین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین ــــ اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچہہ عجب نہین ہی ۱۰۴ کیا ای نبی تو نہین
دیکہتا کہ وہ نگہہ جو بڑہاپی کی سبب سے ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتابکی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی ــــ اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۵۲ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے ــــ تیری سوا مین کس پاس اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جا سکتا ہون ۱۵۳ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک دشمنون مدد کریگا ـــ جبدن خدا تعالی خود مجسم ہو کر ظاہر ہو گا تو تیری شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا ۱۵۴ فی الحقیقت یہہ دنیا اور جنت دونون خدا تعالی کی مخلوق ہین اور ہر ایک حکم جو خدا تعالی نے اپنی نے زوال قلم سے اپنی لوح محفوظ پر لکہا اوسکا بھی علم رکہتے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف ۱۵۵

قرآن ایک عربی لفظ ہے اور لفظ قرأ (اوس نے پڑہا) سے مشتق ہے اسکے اصل معنی پڑہنا یا پڑہنے کی قابل چیز کے ہین ـــ قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب (کتاب خاص) و کتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) و کتاب عتیق ۱۵۶ (کتاب بیش بہا) و کلام شریف (الفاظ مقدس) و مصحف (مجموعہ قوانین اعظم) و الفرقان (وہ چیز جسنے حق و باطل مین فرق کیا) و تنزیل (وہ چیز جو آسمان سے اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا ہیکی طرف سے نہین جانتے بلکہ بے زوال اور غیر مخلوق بہی جانتے ہین بعضون کی رای ہے کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہے اور یہی باعث تہا کہ خدا تعالی نے آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا کہ قرآن شریف کی عبارت بے نظیر اور ممتنع الجواب ہے اس بات کا قرآن مین بہی ذکر ہے ـــ قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سے کی گئی ہے یہہ لوح نہایت وسیع ہے اور خدا تعالی کی تخت کے قریب ہے اور اسپر خدا تعالی کی گذشتہ اور حال اور آیندہ کی سب حکم لکھے ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہے کہ سب چیزون سے پہلے اللہ تعالی نے اس لوح کو بنایا اور بعد اوسکے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتے ہین کہ یہہ لوح بے جوڑ ہے اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہے اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی ہے جسکے شگاف سے وہ نور گرتا ہے جو خدا تعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکہنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی [illegible] نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تہے خدا تعالی نے
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی [illegible] رکو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی [illegible] مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب مقتضی ہوا تیئس [illegible] کی عرصہ مین پہونچایا — اور آپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قران کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہا جایا کرونگا — [illegible] حضرت کی عمر کی [illegible] سال مین حضرت جبرئیل نے
اس قران شریف کی آپکو دو دفعہ [illegible] کرائی — کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
[illegible] جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکری ٹکری ہوکر اوتری ہین اور اونکو آنحضرت
[illegible] منشی نی وقتاً فوقتاً فلان [illegible] مین لکہہ لیا — یہانتک کہ حضرت جبرئیل کے
ہدایت سی وہ پوری ہو گئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین — وہ آیتین یہہ ہین — تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمیکو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تعالے نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی — جبکہ یہہ الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہوادین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی نقلین
[illegible] لین بعض نے انکو حفظ کرلیا جب یہہ اصل آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

یعنی سورہ علق کی [illegible] ابتدا کی پانچ [illegible]

صندوق

صندوق مین رکھدیا اسکا کچھہ خیال نہ رہا کہ کونسی آیت پہلی اوتری ہی اور کونسی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین —— قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ——
عرب لوگ دیوار کو [illegible] اور رتبہ کو سور کہتی ہین —— قلمی نسخون مین اسی
سورتین [illegible] لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبھی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبھی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو —— اکثر نام سورت کی اول الفاظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق کی ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہی ہر ایک سورت اور چہوٹی چہوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین ورس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت کی
سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ سنجیدہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکہا ہوتا ہے
—— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پایدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکہتا ہی —— قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زبانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانون کی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبان کا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جای سی غیر مفہوم ہی اور آورد معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ قول بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پڑہنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی ــــ انحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پڑا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ــــ حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون او جانورون کی کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ انحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرآنونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوے ہجرت کی چوبیس
مین بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قران کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہتی اون

جمع قرآن مجید
سنہ ۳۰ ہجری مین ہوا ہی
سنہ ۳۰ مین
اس سنہ
حضرت عثمان

سبکو معلوم کردیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہیے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تھا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہی کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہی یہانتک کہ اگر کوئی عجمی ہی کسی شخص کو
قرآن پڑہتی ہوئی سنی تو اوسی فی الفور معلوم ہوجائیگا کہ اسی تمام عربی عبارتون پر فوق ہی اگر
اسمین سے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کردین تو وہ ایسی معلوم ہوتی
جیسی لعل چمکتا ہی اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہی جسکی تابندگی سی آنکہون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہی کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سی ابتک اسپر
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قایم خیال کیا جاتا ہی آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ میری نبوتکا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنی جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہی اور جن کے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسری پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تہی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکہدو جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہی کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقا کی چند قصیدی تہی جو کعبہ مین لٹکائی گئی تہی
مصنفین مین سے ایک مصنف تہی ہنوز بت پرست ہی تہی کہ آنحضرت کی عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سی ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہی تمام تعریفین جو خدا سی
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سی نہین آتے

۷۴

مضمون کا سایہ این ـــــ چندروز تک کوئی ایسا شاعرانہ ملا جو اوسکی مدح

مین قصیدہ لکہتا آخرکار قرآن شریف کے سورت سوسوم بہ برأت دروازۂ کعبہ پر

چسپان کی گئی اور لبید پہلے سے چند آئتین پڑہ کر ایسا شرمندہ ہوا کہ اوسنے اقرار کیا

کہ یہہ آئتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہوسکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کیا

قرآن شریف کے وہ آئتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــــ بیشک

کتاب حق ہی ـــــ یہہ دین متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین

اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی

عنایت فرمایا ہی ـــــ اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر اوتارا

اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا ـــــ اور جنکو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ

پر چلتی ہین اور فلاح پائینگی ـــــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی کی

مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی سی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو

اوسنی اپنی آنکہین بند کرلین ـــــ خدایتعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین

چہوڑدیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ

نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے

ڈرسی اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــــ اللہ تعالی کافرون

پر محیط ہی ـــــ بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ

اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مفلوج کیطرح

کہ ترسا

[illegible] کی کہڑی رہ جاتی ہین تو وہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
[illegible] موزون الفاظ کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی نثر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا [illegible] عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ [illegible] ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد منضبط کرنے نہایت شان و شوکت
[illegible] بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
[illegible] بہشت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال [illegible]
کرتی [illegible] آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اوسمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کبھی نہین چہوتی اور اسخیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چہولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — کوئی اسی نچہوی مگر وہ
لوگ جو با وضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبھی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دی لیتی ہین اور لڑائیون مین اسے
اوسکو اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر [illegible] آراستہ کرتی ہین اور قصدًا اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی [illegible] کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اور اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہ [illegible] اور [illegible] مین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس سے

یہودی بہی ... عظمت کرتی ہین اور وضو بغیر اوسی کبہی نہین چہوتی [illegible] مترجم ۱۲

مستعمل ہوتی ہین تمام مسلمانون پہ فرض ہے کہ اوسی کو پڑہین اور اوس ہی اپنی زندگی
کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجدین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی
اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون
آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی ---- ایسی ہی متقی مسلمان ہوئے ہین جنہون
نے اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی ---- قرآن شریف مین اکثر
جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی
کرو سد و نرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے
رواج دینیکی سوا دو فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے
طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی ہی حکم ہی اور ادائے
زکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک
کہ اگر دشمن یا جبریہ ہی ہو کچہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہئی ان تینون فرضون
مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور
کلید جنت ہی اور یہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز
کا پہلا رکن ہی سیل صاحب نے اپنی کتاب موسوم بہ پری لمنری ڈزرٹیشن کے صفحہ ۱۴۸ مین لکہی
ہین کہ آنحضرت نے اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو
یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی غرض سے
امام غزالی نے طہارت کے چار درجے مقرر کئے ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور غلاظت

اور

اور نجاست ظاہری سی آپ کو بچاوی دوم اعضای جسم کو بری کاموں اور شرارت سی بچاوی
سوم دل کو بری خواہشوں اور بدیوں سی حفاظت مین رکھی چہارم اپنی خیالات
کو ان محبتوں سی بچاوی جو اوسکو خدا کی طرف رجوع ہونی سی باز رکھتی ہین اور انہین
یہہ بہی فرماتی ہین کہ جسم ایک خول ہی اور دل اوسکا گودہ ہی اسی دلیل سی آپ اون لوگون
کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوای اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک ہوتی ہین
اور اون لوگونکو برا سمجہتی ہین جو انکی ہاتہ دہلانی رسوم کی پابند نہین حالانکہ انکی دلونمین غرور اور مکر
اور جہالت بہرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام
لگاتی ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہی یہہ صرف
انکا بہتان اور الزام بیجا ہی ـــ قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق ہی کا ذکر نہین ہی بلکہ گبن صاحب کا قول ہی کہ اوقیانوس سی گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین مانا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور مضامین بہی اسمین درج ہین ـــ اور وہ قاعدی جو آدمیونکی اعمال اور مال کی نسبت مقرر کیے
گئی ہین ـــ وہ خدا تعالی کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اس طرح
بیان کر سکتی ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین مذہبی سے
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود
اور مذہبی رسمون سی لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہی اور قرآن نجات روح
ہی اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدی سے

ان تینون عبادتون کے درجی اس طرح مقرر کئے گئے ہین مسلمان کہتی ہین کہ نماز انسان کو حضرت کے نصف راستہ تک پہونچا دیتی ہی روزہ اوسی دروازہ تک پہونچاتا ہے اور زکوٰۃ اوسی جنت مین داخل کر دیتا ہے ۱۲ مولف

اور سزائی دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل نہ ہی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جیسی خدا کی یاد اور تہذیب
نفس سی موجود ہین مگر ان حکایات مین کچہہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قرآن شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہی اسی بنیاد پر سلطنتین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ـــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہین نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو آپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کردین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر مین اپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خداتعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنایا تہا اوسمین صرف خداتعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہری رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خداتعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایتے تہے رسنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور ایسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تائید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کردیتی ہین اس فرقہ مین یعنی عیسائی لوگون مین اون کے

۵۱ جواب مضمون در باب ربط علم و مذہب دیکہو ص ۱۲

۵۲ آٹھوین ہنری کے عہد حکومت تک انگلستان مین یہ قانون جاری تہا پادریونکی سوا کوئی اور انجیل کو نہ پڑہ سکتا تہا اور پادری [illegible]

قانون

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز و اکرام کی بالکل اصل نتہی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسریکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی بازآئین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا آبا
ہی ـــ لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمائی است کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکے
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمائی مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین انکی تعداد تین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور مصنفون کی سی ہین نہ اونکی گذران نقد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کسی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارہ مقدمات متنازع فیہہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کے پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت بڑی موحد تہی آپ نی بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونیکا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ـــ آنحضرت
خدائی یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بہید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو دامی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاون اور اٹھاون وین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکھتی ہین اور مفسرین قرآن نی انکی اسطرح تعریف کی ہی جیسی ریاضی کی حدود وغیرہ
بیان کیے جاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہو سکتا ہی تمام
مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہائین کہ خدا تعالی انکا خالق ہی اور انکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا آپنے
داسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین رساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ نیمال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ
تہین جیسا ہمنی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون جل شانہ تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کر دیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کر دیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی کے چہوڑ دی لہذا
اوسنی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قایم کر دی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی جو خدا کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرتی
ہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین (سورت چہارم) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کی خلاف ہو عیسی المسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی بہیجی ہوئی ہین تم صرف
خدا تعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیت کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہنے دو
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کی
دوسری غرض یہہ تہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رایج تہی ایک مذہب بنائی
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انعام کی امید
اور سزا کی خوف سی اوس مذہب کے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بنائی اور اونکو یہہ یقین کرا دی کہ آنحضرت
اور خدا تعالی کی رسول ہین جو نصایح اور اقرارون اور اگلی زمانہ کی سزا اونکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالی
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطی بہیجی گئی ہین اور اسی واسطی دنیا مین آئی ہین کہ دینی اور دنیوی امور مین انکی فرمانبرداری
کی جاوین لہذا قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالی کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ صحیح مذہب ایک سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا تعالی کی ہدایت کی موافق تبدیل ہو جاتی ہین مگر اونکی اصل کبہی نہین بدلتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب کبہی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی اونکی درستی کی واسطی نبی بہیجتی تاکہ وہ آدمیون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ ہے
— آنحضرت نی کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین[1] ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۲ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نی بتایا (سورت ۳۳) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کری جنہین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہی خصوصًا اوس مقام پہ جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت[2] ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پہ لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک[3] اور
ترجمہ کی موافق جسی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نی قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا در دہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مددسی جو عبد القیس کے
نسطورین[4] عبادتخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۴۳ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۹۵) اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۶ و ۱۰

رحمن

[1] جوینده کو چاہیے کہ ہر سورہ کو ان اعداد کی حساب سے قرآن مجید مین دیکہ لیوے تا اقرار کی تحریر [illegible] مترجم

[2] یہہ روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے مترجم

[3] یہہ روایت بالکل متعصبین اور منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم

[4] نسطوریہ ایک فرقہ تہی مذاہب ثلاثہ نصاری سے [illegible] اور باقی دو کا نام [illegible] اور ملکائیہ ہے مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتا ہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۴۶) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتا ہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۲۵ و ۱۱) خدا تعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزا دیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸ یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی مثال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلند خیال شعروں یا نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۵۴) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازہ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲ و ۸ و ۳ و ۵۴ و ۲۵ و ۵۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۴۰ و ۷۶) قرآن مین خدا تعالی کی ہستی کی
ساتھہ اوس کے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۳۴) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۴) بہی لکھا ہی ——— قرآن شریف مین لکھا ہی کہ الله تعالی نے
فرشتی پیدا کئی ہین —— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتی معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکھتی ہین (سورت ۳۵) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۳۵ و ۳۶ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ کے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲ و ۲۶ و ۵۵) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

ہون گے عرب
کے لوگ اس
سے بہت
خوف کرتی ہین
او نہین ہمیشہ
جیتے ہوئی آگ
مین رہنا ہوگا
اور وہ چادر کی
مانند ایک ایسی
دہوئین سی لپٹی
ہوئی ہونگی جو
سیاہ و گرم و
شوریدہ ہوگا

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین مگر یہ نہ سمجھین کہ آپ پیغمبر نہین ہین (سورتین ۷ اور ۲۹)
عیسائی جسقدر بے انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنے مین کرتی ہین اوسیقدر بے انصافی
سے وہ مسلمانون کی عیش پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی اسراف
(سورتین ۴ و ۱۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۱۷ و ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
و منال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ و ۲۹ و ۴۶) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸) اونکی سات
خلق و حیا سی پیش آو (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۲
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۲ و ۴۶ و ۴۷) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیر خواہی کرو (سورت ۲۸) ــــ گنہگارون کی خطا معاف کرو (
سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۴۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہووے اسواسطی
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کر چکی ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اوس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بھی ہین اور یہی حال یہودیون کی پنٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پہلی حصونکا ہی قرآن
شریف مین چار سی زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین چاہیے
اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۶) اور معاملات زناشوی کی تعلیم ہی (سورت ۴) دودہ پلانی کی
واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بھی مدت ہے (سورت ۲)
اور جہیز اور مہر کا بھی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہیے
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وراثتون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بھی غفلت نہین کی اونکا تصور مذکورۃ الصدر مین ذکر ہی قرآن شریف مین جہوٹی گواہونکی
سزا دہی کا بھی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مگر
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل انسان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطی سزا مقرر ہے
(سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی تہی بلکہ وہ
مقنن اور شارع بھی تہی آپنی اپنی اون قوانین کو حینیات رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت
نہ کرلی اور آپ کا مذہب اچھی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کئے
کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا — مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے
اپنی انجیل کے کبھی ایسی تکریم ہوتی ہوئی نہین دیکھی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف
مجموعہ قوانین مذہبی اور مالی اور ملکی ہے اور اون کا یقین امور مندرجہ ذیل پر منحصر ہے
اور ان بانون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک تو ایمان[۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[۲] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[۳]
شامل تہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچہی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکہنا چاہیی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۴] اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی وغیرہ سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا سے چاہیی
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرح کا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اولسی [illegible] تک [illegible] تو کہین [illegible]

[۱] یعنی تصدیق ۱۲
[۲] ارکان [illegible] ۱۲
[۳] یعنی عبادت تمام عادات کے موافق [illegible] ہوتی ہی اور انکی عقاید یکسان ہین ۱۲ مولف
[۴] یعنی عبادات و معاملات [illegible]

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ملتی آجاوی ——— وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے
بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدا تعالی کا مضمون سمجھنے مین
کچھہ وقت اور ابہام نہین ہے ——— اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر
مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سے تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ
رای نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزون سے علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی ماننی پڑی اور سمجھہ
مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرد اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب
کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابائیونکی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال تامہ کر دیا ——— اب ہم اسلام کی اون
چند عقاید کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین ——— اسلام نے
مسئلے غیر مذہب مسائل پر کہین دست اندازی نہین کی غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

ابہام ... [illegible]

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سے موجدان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سے اسلام قبول کرائین ـــــ اہل اسلام دعوت اسلام کر
تے تھے مگر اپنے مذہب کو بجبر قبول نکراتے تھے ـــــ مذہب[۱] مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے ـــ
یقینی[۲] وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین یا یہودیون کے مسلکون کے متابعت کرتے ہین اور عیسائی اور
سابانی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتے ہین اور نیک کام کرتے ہین خدا اون کو
جزائے خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگے نہ اونہین صدمہ پہونچیگا ـــــ علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنے سے نو مسلم کو بھی وہی حقوق ہوجاتے تھے جو کہ فتح کرنیوالے کی اور مغلوب[۳] ہونیوالونکو
اون شرایط سے آزادی حاصل ہوجاتی تھی جو کہ فتح کرنیوالے ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کیلیا
کرتے تھے قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قبرستان[۴] عرب کی ملکون مین رایج تھا اسلام کی سبب سے بالکل
معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بھی جاتی رہی
کہ زمین کے ساتھہ اوسکی خدمت گذار بھی فروخت کیجاوین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوے بلکہ اون[۵] لوگون کی بھی حفاظت کا حکم ہے جن پر اسلام غالب
آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی وہ ٹیکس
رہگئے قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہے اور
غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا نہ دین اور اور طرح کی چندے جو اونکی اہل مذہب اونسے زبردستی لیا کرتے تھے
دین یا نہ دین اسلام قبول کرنے کیواسطے صرف کلمہ پڑھنا پڑتا تھا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتے

۱ قرآن مجید سورۃ [illegible] مولف ۱۲
۲ قرآن مجید [illegible] مولف ۱۲
۳ یعنی مسلمان [illegible] ۱۲
۴ [illegible]
۵ [illegible]

کرتی ہین کہ حقیقتہ یہی نہایت ضروری ہی یہ غلطی ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکہین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پُر ہی کہ جنکی شیرینی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب ایسی ان لوگون نے پڑہا جو اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر تہی تو اونہین اوربہی اپنی مذہب
کی بنیادی ثابت ہوگئی — دویم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی حاوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان عیسیون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نے اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال کو بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبہی اس قبیل
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دہی کیواسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رای لگائین جسا اہل عرب
مین ایک سے زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نے بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اپنے معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نے اس بات مین بعینہ کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور نتیجہ تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کا بڑا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی خراب ہو اکرتی تہی مگر جب اپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہو گئی اسی صاف ظاہر ہی کہ اوسکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان [illegible] مذہب والون کے
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی ——— یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ——— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر بہم
اور دو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی کی جنکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکہا ——— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن شریف
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نے مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کے حکام اور سلاطین [illegible] مذہب کی پیرو تہی اون
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل [illegible] بالبیار اور [illegible]

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی بادشاہان ترنات اور تدور نی مع اور قرآ
وجوار کی سلاطین نے مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندھار کیمبی اور گجرات
اور اون سلطنتونمین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نہ پاتی تہی بہت سی آدمی ہندوستان
مین قرآن پر ایمان لا ائی تہی جب پرتکال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا
کہ اسلام نی ہندوٗون کی بیہودہ مسایل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون
مین یہہ لکہا پایا کہ زمی موٗرخ[۵۱] بادشاہ ہندوستان جس کا کہ دار السلطنت کی ملیبار[۵۲] تہا
اوسنی ہماری آنی سی چہہ سو برس پہلی موٗرخون[۵۳] کی نہایت خاطر داری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہونمین
آخر بادشاہ جس کا نام پیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تاکہ
اپنی عمر مکہ مین بسر کری —— یہہ لوگونکا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہے فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چارون فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور سابائی[۵۴] کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام[۵۵]
ہونا پایا جائی مگر جو مسلمانون کی تعصب نی اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی وعدہ کر لیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین بہت رحم دل

تهی جو روم اور قسطنطینیه کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تهی بس یهه بات صحیح
هی که اگر عیسائی اهل عرب اور ترک کی اهل یورپ ایشیه کی مالک هوتی تو وه اسلام کو اسی
طرح نه رهنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذهب عیسائی کو رهنی دیا هی کیونکه دیکهو کیسی بیرحمی سی وه
اپنی اون هم مذهبون پر ظلم کرتی هین جنهین وه خیال کرتی هین که مذهب حق پر نهین هین جیسی حکما
فرانسیسی کا قول هی که وه ظلم جو اهل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وه ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا هرگز مقابله نهین هوسکتا داودائے
کی مجاریون نے صرف سینٹ بارتهولومیو کی عرس کے دن جو قتل هوا اوسمین اتنی خونریزی
هوئی که اهل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نهین قتل کئی یهه مناسب هے که هم عیسائیونکے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وه بدگمانی یهه هی — که مسلمان ایک بڑا ظالم فرقه هے
جنهون نے عیسائیون سے یهه کها که یا مذهب عیسائی سی دست بردار هو یا مرنا قبول کرو مگر یهه بات
هرگز صحیح نهین هے اور اهل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابله مین بهت ایسی بیرحم
دلی کی معلوم هوتی هین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بهی زیاده بیرحم تهی —
آنحضرت کی مذهب مین کوئی تعلیم باطنی نهین هے پر اسمین کچهه شک نهین هی که وه باقاعده اور
بامربوط هی یهه مذهب ایک شاهراه کی مانند هی جو بد اعتقادی اور توهمات مذهب والی حکما کے
بدعات کی دلدل مین بخوبیت ان حکمائی مذهب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تها که اگر هم یهه کهین
که مسلمانون نے اپنی تمام عهد حکومت مین عیسائی مذهب کے کوئی ایسی قسم نهین دیکهی جسکی
رسمین ذلیل نهون اور جسکی مسئلی اونکی قدر کرینکی لایق نهون تو اسمین کچهه مبالغه نهین هے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطہ پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین مدخل ہوسکتا تہا وہ کتابین جو آبوین جلبشتین کے طرف منسوب ہین اونسی یہی
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبانمین شبہہ تہا کہ آیا یہود کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہوسکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضرور ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جو بین عیسائی
مذہب بادشاہون نی غیر دنی قبول کرلیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادنی معلمان مذہب کے دلمین جا ہی پکڑی اور اون
مین بحثین اور تکرارین شروع ہوگئین فلان صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت
پہلے ہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نی مذہب عیسائی کو خراب
کردیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کردیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا تعالی واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی دلمین اس نبی کی ظاہری اور باطنی کرتوت جگہہ پکڑی ہی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے لسی قایل تہی اور یہہ سمجہتی تہی کہ آپ پر وحی نازل ہو

ہی اور آپ سچی نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوا ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سے جاتی رہی تہی —— آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس بات سے
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر آج مین
اور مذہبون کی مانند خالق کی جای مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوی اور اہل اسلام نی اپنے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جای
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ——
مین خدا اور اوس کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون —— یہہ جو اکثر مورخون نے لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہے
کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جای نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سراپا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی —— لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

یعنی کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ ۱۲

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسر شان کریں اور چاہا نہ اوسکی بابت مین گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ اپنی کیسی عجیب طورسی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور ہمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوسکے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین کو بخوبی ظاہر ہوجاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم وغیر مرقوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہے کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جائی یا یہ تبدیل الفاظ ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین —

علم عقلا کے انصاف شاہان کے نماز صلحا کے جسارت دلیران ــــ اور ان

سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہوایا ہے کہ مال و

منال دنیا ناچیز اور بے حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے خود بڑے

شد و مد سے علم کے پڑہنے کیواسطہ نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول

فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائی پہلے جن لوگون نے

فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کی سارسن اور ملک ہسپانیہ

کی مور تہے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کیے جاتے تہے اور اونہون نے خلفاے

عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا

یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین جہہ سو

برس تک علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بے علمی مین مبتلا تہے اور علم ادب

ہمارے ہان سے بالکل نیست و نابود ہوگیا تہا ــــ مشتم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر

کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا

ہوا تہا اور یلجانا فلسفہ و حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ اونہی لاطینیا کن بنا چاہیے لاطینیون کی فلسفہ و حکمت مین

سواے منطق اور فصاحت و بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تہے کہ یہی دونون

علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی

مین بہت سے مدرسے جاری کیے تہے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے

تعلیم پاتے تہے اور پہر ان علوم کو ان کے عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تہے مین اس بات کا اقرار

کیا

کرنا چاہئی کہ تمام مستم کی علم یعنی طب اور طبیعیات اور فلسفہ اور ریاضی چودہوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکھی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین بہی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کے کی سبب سے رایج ہوا —— اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کرچکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
نہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
روما زبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کرلیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نی
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیس سی اوتر کر او سطرف فرانس مین پہونچگئی —— اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین —— آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علی علم وفضل کے بڑی قدر کرتی تہی ——
معاویہ جنگی وقت سی خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نے
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

ابوجعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم وفضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اسکے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان وشوکت مین بی نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم وفضل
کی بڑی مربی تہی ——— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین[51] باہم خط وکتابت رکہتی تہی
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین ——— وہ بادشاہ ہی جسنی نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجاکر اپنی ملک مین پہیلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین ہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنی اہل عرب کے علم وفضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزار ہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول[52] سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز[53] اور مراکو[54] اور گوردووا[55] اور گرنیڈا[56]
اور وہین ٹشیا[57] اور سول[58] مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرق کے منسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوس کو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہت ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون نی یونان اور روما کی علم ادب مین

دوبارہ

[51] شارلیمن جسکو بعض کرلومن بہی لکہتی ہین شاہنشاہ فرنگستان بڑا نامی بادشاہ ہوا ہین سنہ ۸۰۲ع مین گنا جاتا ہے مترجم ۱۲

[52] سول یا سویل وہ شہر ہے کہ جسکو عرب اشبیلیہ کہتی ہین اور ایک زمانہ مین وہ پایہ تخت اندلس یا اسپانیہ تہا مترجم ۱۲

[53] فاس

[54] مراکش دو شہر نامی ممالک مغرب کے ہین ساحل عربی پر

[55] ان شہرون کو جو نام سے بلاد ملک اندلس یا اسپانیہ کے ہین غرب ۱۲ قرطبہ

[56] و غرناطہ [illegible]

[57] [illegible]

[58] و اشبیلیہ [illegible] مترجم ۱۲

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کے علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن اول نی ۷۵۶ء
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی اُمویّہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا انمین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــ یہہ آٹہوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہو گیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کیقدر کرتی اور ترقی دیتی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبای یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو بیشک اہل
عرب کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تہا اوستی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کو رڈداسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چہہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی محلسرا مین
چہہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار — اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی امرد کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمبز کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی بس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البفراج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سی چہہ سو برس
بیشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری کسینی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جسنے کہ

اسکندریه

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جہوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی سی پہلی [illegible] تہے
تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے
ویسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکہا ہی اور گبن صاحب مورخ لکہتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور ہنود نے اہل ثنا
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آخر
الامر اس حرکت سے نفع منظور ہی — ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندر
یہ کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینر سی ناراض ہونے
جسنی اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور سرو خانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈال قوم کیطرح یہہ بی وقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کردیا — اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فایدہ پہونچا کیونکہ اون فایدون کی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی مین حاصل ہوئی یعنی انہون
نی اہل عرب کے آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کے رواجون کی اصلاح کے
اور اپنی بادشاہون کے خود سری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فایدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب متقدمین کو متاخرین سے ملادیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کی سمنو اور شنلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا والجو
روزدبی نہر آئیزاریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دی علاوہ اون لوگون کے بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے نسبت
علم ادب کے طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہووہ کالبد
بی روح ہی اور شان وشوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہے آپ نے اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ــــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہون مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا امامون کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ــــ کون ایسا ہی جس نے تشولری کی بابت یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعصب
نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکمرانی کی اگرچہ اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

بی رحمی کا ہی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اس قوم کو
کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی —— کون ایسا متنفس ہی
جو زیمنیز پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اونی کورڈووا کی بڑی بڑی شہرا
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلادیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
برس کی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا —— یہہ فرائرنگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کی عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب سنہ ۱۲۰۰ مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نی
المی زر —— اور ثابت ابوقرا —— اور علی الحصر —— اور الفاندی —— اور
الفرغانس —— اور ارزقب کی —— قول آلتر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کی کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سی
واقف تہا علی الخصوص وہ روی سینا کی علم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نی اپنی فلسفہ کی اول اصول ہنام اور جد
—— روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا —— یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طالب علم اسلام کی حصول مذہب مین ۔ اہل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹھا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہا دی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہا دی مسلمان مصر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کر لیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہوجاتی ہے
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اونکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سے کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لیجاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کیجائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر بیہودہ یا کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی مہمات کا حال لکہا جائے تو بی شبہہ

وہ ایسی قوم مین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکھو اسطرف
ترک لوگ اور اوسطرف اہل تاتار انحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسورات اور
بجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سی شہرہ مین مقابل ہو کیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پہری پیر نہارون مین نہین کر دیا گیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وینس کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی کروبن اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی پیلی پڑ کر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی ہہارنے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین انحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ انحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج نکرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی بڑی زمین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا ۔ ملک سسلی شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈیٹرینین جہاز

سفر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹۵۵ عیسوی مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لاد کر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المواز کی نام تہا المواز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کر لیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المواز جو کہ سسلی کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوسنے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کر لیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نے اپنی استعمال کیواسطے منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازونکے نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ ان وسیبل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کے ہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ اونیسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نے مشرقی مین

اونیسوین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بلامیت تمام اپنی حکومت پہلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد نہوتا تو وہ مسلمانونکی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تہا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کہ حق انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امراکو دولت
کی اسقدر حرص تہی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی اگنیس بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم و ستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورشلیم کو بسرداری
گوڈ فری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنی والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلواروں نی ماؤن کو

قتل کیا تہا دنہون ہی نے بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئیں ادہر

طرف سی مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آتی لگی جب کہ سلطان[51] مصر اور شام نی دوسرے

صیلبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ

نی اپنی تئین اوس کو سپرد کر دیا سلطان نی ان عیسائی[52] قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور

جو لوگ ایسی غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتی تہی اونہین مفت آزاد کر دیا اس

بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنی فلپ بادشاہ[53] فرانس تو کیا بلکہ رچرڈ[54] شیر دل کی بہی

حقیقت کچہہ نہی[55] ـــــ سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ

شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ـــــ یہہ

بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطی اس کے مہربانی

اور فیاضی بی حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی دائمی بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ

حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی ـــــ یہہ

سلطان بی شبہہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوس نے

انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اس واسطی دگیا کہ میری وفات کی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر

بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان[56] کے تقسیم کیا جائی ـــــ اب فرق دیکھو

عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس رپیہ سے

قائم تہی جسی وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

مشہور

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو۔ اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب وغریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم وادب اور اور فنون کی قدردانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتی تہی
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی صرف کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی معصرون ولیم نورمن اور اوسکی اولاد کا
یہی حال تہا — جب لوئی ہفتم بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی سٹیفن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت
ٹہگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب اسقدر بربادی وتباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک
مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم اونکی فیاضی سی بہت زیادہ نہ تہا ہمارے نزدیک

اور یہی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تہی ہم اسباب کو بخوبی ثابت
کر سکتی ہین کیا ہم اسیطرح یہہ بہی ثابت کر سکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بہی تہی
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلیی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلیی بنائین انمین سب سی زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑونسی جدا ہو
جاتی اور حصار کیطرف جاتی ہی — مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تہا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شجاع اور ہنرمند تہا ہندستانمین ایساکوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین بہادری اور استقلال درجہ مساوات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور بدپرہیز تہا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی داغ کو مٹا دیا اور بہت
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمانبردار
تہا اور اپنی بہائی بندونسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خوراک مین بہت اعتدال
رکہتا تہا کم سوتا تہا جواہر شناسی مین دخل رکہتا تہا توپ ڈہالنی جانتا تہا
اور دستکاری کا پیشہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تہا اس کا مزاق بہت اچہا

تہا علم خوب رکہتا تہا اوس کا نفس مہذب تہا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت
کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تہی جو باغون کو
آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا
تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی —— ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تہا اور یہہ شخص نہایت
نیک بخت اور نیک خصلت تہا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور
ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی
انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا سولہ برس بعد ہمایون نے پہر اپنی
سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ صاحب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تہا اگرچہ اپنی
قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن تو بہی اوس کے
ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچہی اچہی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک
شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی راستہ تک بنگال سی مغربی رہتاس تک جو دریای سندہ کی
کنارہ پر واقع ہی پہیل گئی اس شاہراہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک
کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر
سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے
آدمیون کو آرام ملی —— اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین
تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکہا تو اوسوقت
تک بیاسی برس اس شاہ راہ کو بنی ہوئی گذری تہی —— مگر جیسا ہمنی بیان کیا وہ

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی علم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہونمین گنا جاتا ہی اس
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائی اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیوا اونکے
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دئی اور
جزیہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائی مین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ہی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوسنی تمام زمینیں جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمیندارون کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائی
کرلین یعنی پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

کہٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بہیجی ہین وہ ہماری ہاتہہ آئی
ہین ان جملوں سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بہیجی ہین اونسی اوسکی خیرخواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کے سزا دیجا سکتی تہے
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کیوقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی توانین بدل ڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا سواء قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فایدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف لسٹ ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین خوب
انتظام ہو گیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی تعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر ادنی
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور ملوی وغیرہ نہوتی تہی اور بادشاہ صفت
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی ——— پٹیر ڈیویل
صاحب اٹلی کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جنہین صاحب
موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت
امن سے رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت خود
کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین جوتی لات وغیرہ کی پیرایہ مین ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا —— مگر شاہجہان خلف الخلاف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان
کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام علمداری مین ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو [illegible] مین
اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفتی بچہونون اور پردونسی آراستہ تہی —— ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ
تماشائیون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت
کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو —— وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سر رشتہ کی بند و بست کیطرف بمقدار
راغب ہو —— یہہ اسی شان و شوکت ور بادشاہ کی سلطنت کی تہی کہ جسمین

بہی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیمردانخان نی تیار کرائی — یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی — اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہونکی حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک عمدہ اور محفوظ ہوئی شہرون پر بیخوف
وخطر لیجا پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی بنسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیرخواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کاہی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جو اب صرف الو وغیرہ
جانورون سہی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی موید ہین

— حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین ہی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکہہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مشرقی
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچہا ہوگا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک ہین اوس زمانہ مین ایک بہی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوای چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی پٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس وغیرہ
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانٔون مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہائی گیٹ تک بہی
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی آلہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول وِلصاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم سے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تہے اور وہان کے باشندون کے

ہائی گیٹ نام کسی جگہ کا ہے مضافات لندن سے مترجم ۱۲

حالات

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشارالیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذراسی بہی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
سندونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان رعیت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام ہے
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی نذر
ہوجاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکاری محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچاتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت جانی
اور مالی کی سرکار کو جوابدہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہوجاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکھا اور تیری ساتھ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجدیتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکھدیتی ہین کہ بشبابت مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مال اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی راجہ کو رپوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی پہلی
جائین تو اونہین اپنی خوراک یا مکان یا سواری کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

مزدوری ہرگز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹھہرے تو اوسے اپنا خرچ آپ اوٹھانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کھوئی جائی مثلاً روپیہ کی تھیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہان کی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکان کی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جا کر خبر کرتا ہی میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ بجا کر مٹیہ دی — اب ہم انگلستان کی اون بادشاہون کا
حال لکھتی ہین جو ان مسلمان بادشاہونکی ہمعصر تہے تا کہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائی
سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ ٹیلر — اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امرا انگلستان مین سی
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی مارےگئی سنہ ۱۳۹۴
مین وکلف صاحب قامع بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کی معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۵ مین رچرڈ دوم کی حکومت کی ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بننی سی جو سنہ ۱۳۶۷ مین بنی تہے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہہ مضامین تہے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کی باشندی کی بیٹی سی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلوائیون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کی سی کپڑی پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل شہری یعنی
فرانسیسون کی قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کیجائیگی — جو کوئی
اہل ایرلنڈ کو اون کی مویشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین

بلوی واٹ ٹیلر اور جان سٹرا کے بہی بلوا ہوئی تہی یہ جو کہ انگلنڈ مین عہد رچارڈ دوم واقع ہوئی تہی مطابق سنہ ۷۸۳ ہجری جو کہ زمانہ خروج فتوحات تیمور لنگ بادشاہ ایشیا وغیرہ کا تہا ۱۲

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا سنہ ۱۳۹۹ع مین رچرڈ
دوم کو لوکنگ بہروکسالی زبردستی تخت سے اوتار دیا اور بعد ازان اوسے قتل
کرڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹہا اور اپنا نام ہنری چہارم رکہہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈزر کی قلعہ مین قید کر دیا — سنہ ۱۴۱۱ع جون بہید بے
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان رجو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا)
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسے کسی پست بانار یک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لیٹنی کو سرکنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہننے کو کپڑے اور اوسی
کُہری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتہہ رسّی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تہا اور اوس کے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سے دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو خوبکی روٹی کی تین نوالی ملتی تہی اور پانی بالکل ندیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قید خانہ کی نزدیک ہوتا تہا — سوای اوسکی پانیکی اوسکا نکما پانی قیدیکو پینا پڑتا تہا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تادم حیات قید مین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطورسی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر ایسا الزام لگایا
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جائداد اور مال ضبط ہوجاتا اور جب تک کہ مقدمات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اونسی اسیطرح پیش آتے تہی پر گاٹن صاحب اپنی
کتاب موسومہ بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو واردا تین لکہتی ہین جو
بہ عہد حکومت جورج دوم کے واقع ہوئین ۱۷۶۵ع سی زمانہ ریاست ملکہ وکٹوریا تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسیطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قبیل کے سزائین دیگئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر ۱۶۴۰ع کی کاغذ
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک دستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہونے آرچ بشپ لارڈ صاحب کے محل پر لیمبتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذاب کل سی باندہ کر کڑی لگائی اور اس زمانہ کی ایک
چہٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اوپر شریکوں کا
نام بتادی وہ پروانہ جسپر پریوی کونسل کے مہر ہوا جو اس سزا کی دینی کی بابمین جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لنڈن کی سرکاری دفتر مین موجود ہی جسپر دوم جب سکاٹلنڈ مین گیا تو وہ ایسی
سزا دینیکے وقت موجود تہا ۱۶۸۱ع مین بدعت کی بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کیگئی ۱۸۱۵ع جون

کلیڈن اور ریجرڈ لوشن بدعت کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ ل مین جلائی گئی ۱۴۴۱ء الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچس درحہ بولنگ بروک نجم وسوتھ ول صاحب پادری و ملگری جورڈین
وجون ہم پہ جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا اونپر چلا دیا لیکن بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور پیر مین رستی باندھ کر پہنچا گیا اور چار ٹکڑی کیے گئے اور ماگری جورڈین جلائی گئی
سوتھ ول قید خانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی ۱۴۵۵ء مین گلا
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان ۱۴۸۵ء مین ختم اور امین
بارہ بادشاہزادی اور دوسو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ مارے گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی ۱۴۷۰ء مین جو پہلون سے
تحقیقات اور سزادہی شروع ہوے ۱۴۸۳ء مین رچرڈ سوم نی تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قید خانہ مین مروا ڈالا اور بورڈ پورز
اور اور سردارونکو بوم فرڈ کا (قلعہ) مین قتل کیا ۱۴۸۵ء ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسنی علم
واقعے سی عادی سے بہت سا روپیہ لیا او رجمع کیا ہو اسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بیجہ
تزین اور بنی استغاثت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے ظالمی اور ٹیکس کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سے بنی و لنس یعنی فیاضی کا ٹکس کہتی تہی ۱۵۰۹ء مین اٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
غصہ کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائین
وغیرہ جنکی سزا بھی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلائی گئین ——
سنہ ۱۵۳۲ مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تونی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور اوسی پانی مین جوش دیکر مارڈالا —— سنہ ۱۵۳۴ مین کنٹیٹ کی مقدس باکرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی —— سنہ ۱۵۳۵
مین تھو پادریون کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ ٹیبای پر
پھانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کی گئی اور بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلر
بھی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری نی جین سیمر سی نکاح کیا سنہ ۱۵۳۶ مین انکیسو ترانوی عبادت
خانونکی فیتی جنکی تعداد چھبیس لاکھ [illegible] پونڈ تہی ضبط کرلی —— اور زمینی جو ان عبادت خانون
سی متعلق تہین اونہین اپنی اہل دربار پر تقسیم کر دیا سنہ ۱۵۳۷ مین دو اصطباغی بدعت کی
الزام سی جلای گئی —— سنہ ۱۵۳۹ مین ریڈنگ اور گلاسٹن بری اور کولچسٹر کے
عبادتخانہ کی افسرون نی ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اس جرم پر
اونہین پھانسی ہوئی اور اونکی ہاتھ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کے یعنی وہ چہہ فقرے
جو پوپی مسئلون ٹرینسبسٹنشیین سی اسی شن کی مددگار تھی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ مین مصلحان مذہب پر ظلم ہوا اور ساٹھہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلیمنٹ
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام دستورون کی ویسی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے

چہہ سو تینتالیس عباد تخانی ــــ نوہ مدرسی ــــ دو ہزار تین سو چوہتر گرجی اور

چہوٹی گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور علما

اور غربا جوان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرتی

سنہ ۱۵۴۰ء مین جو ہوس ٹیمپلرز یعنی نائٹ کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و

اسباب ضبط کیا ــــ اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ء مین مرگئی تہی لہذا الکیوکی کلیس سے

بیاہ کیا مگر چہہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کہتراین ہوورد سی شادی

کی سنہ ۱۵۴۱ء مین مارگیرٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی

جو پلانٹیجنیٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مورملکہ کا ہی کی سر کاٹا گیا اس ملکہ

کمکڑہی کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی

مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی بیالنسی کی پاسکی گرد ضرب مین لگاتا پہرا

اور اوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سے کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی

زخمون سی مجروح کردی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ء مین کہتراین ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ــــ

سنہ ۱۵۴۳ء مین ہنری نی کہتراین پار سی شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے

سامنی اس بادشاہ نی انتقال کیا سنہ ۱۵۴۶ء مین بدعت کی الزام پر این اسکیو قتل

ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اور

خبزی کا انکار کیا ــــ اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ء کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کی عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے توبکی بعد ایڈورڈ ششم تخت پر بیٹہا ۱۵۴۹ع مین تمام انگلستان مین تباہی
اور گداگری پہیلی ۱۵۳۹ع کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پاوین پکڑ لائین تاکہ پانچوین نمبر کا
پروانہ گداؤن کی بابت مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ع مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹہا اور اوسنی پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ع کو لیڈی جین گری اور بوڈلی کلفرڈ ڈدلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ع مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹی مر اور کسی فرقوین بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانی بدعتیون سی بہر گئی میری نی تمام گہر جونکی متعلق رہیا مین
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئی ضروری بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین قزاقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکسفرڈ مین پچاس مین
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور دی رتبہ آدمی قزاق بنگئی ۱۵۵۸ع مین نومبر کے سترہوین
کو ملکہ میری نے بیالیس برس کے عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو چہیاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور لڑکے
تہی علاوہ انکی ہزارون آدمیون نے اپنے ایمان کی خاطر جان اور مالی نقصان اوٹہائی اسی ۱۵۵۸ع مین ملکہ ایلی
زبتہ تخت پر بیٹہی اور اوسنی ممانعت کی کہ حضرت عیسی کی عرس مین بادشاہی گرجی مین روح حضرت عیسی کے

گوشت کی جگہہ بیش نکیجاتی رومن کیتھولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کو ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اوپر بری بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلائی گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی سنہ ۱۵۸۶ء
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فورتھرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہہ تہا
کہ میری بہی ملکہ الیزبتھہ کی قتل کے سازش مین جو بیننگ ٹن کی تہی شریک تہی
اٹھارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی سنہ ۱۵۸۷ء مین آٹھوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی سنہ ۱۵۸۸ء مین آیرلینڈ کے
رومن کیتھولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی سنہ ۱۶۵۳ء مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتھہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہ ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلند پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہرگز رعایت نکرنی چاہئی اور پیورٹن مذہب والی عیسائی امریکہ مین
جابسی سنہ ۱۶۰۴ء مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین بسپ یعنی بڑی گرجی مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس بڑی بڑی سردار قید کیئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
تکلیفین انہین مذہب والونکو دیگئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا سنہ ۱۶۰۳ء
مین جیمز نی اپنی کتاب جسکو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہون کے رسمون اور

چڑیلیون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بہی لکھا ہی کہ انہین سزا دینا ضروری ہی ــــ پارلیمنٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکھی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب ہی
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی گریٹ برٹن
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آی مگر یہ بالکل
صحیح ہی ان لوگون مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہین جنہین ہیل صاحب جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جتبک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح و تندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو مین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ء مین جیمز اول نی اونسٹھ
برس کے عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہ اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بی صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکات سی رعیت نہایت ناراض ہوئی سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑے بڑے
اختیارات دیگئی جارون اشتہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ بےانصاف کہنا بجا ہے مسٹر ہنٹن صاحب ممبر شہر نی ایک ایسا اسام

تصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمنسٹر اچپ جیسے بائد دونو مقامون مین خلقت کی سامنی
کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ہزار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس لگا وین — کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت مقصود ہو کاس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سٹار چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا بہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت
کی لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جسوقت اوسی کوڑی لگ رہی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی ججون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ڈاٹ دیجاوی — ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کنیٹربری کی آرچ بشپ و منی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قیدخانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کرادیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کے گہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ونس ٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسی ہزار روپیہ جرمانہ ہوگیا بعد ازان بیچارہ غریب ملزم کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پانو کاٹ مین ٹہوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آیرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئی سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کروم ول چھبیسوین جنوری کو وسٹ منسٹر
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان ہین مقرر ہوئی اُنکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سی ناراض تھی وہ گرفتار ہو کر بار بیڈوز
جزیرہ مین تنبیہ کیواسطی بہیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون نے کبھی بھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور رہا تمام ملک چھوٹی چھوٹی
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تھا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کر لے — اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کلایو صاحب اوس زمانہ کا حال لکھتی ہین جب ہمنی میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سی اوتار دیا

میر محمد قاسم خان داماد میر محمد جعفر خان مسند نشین سابق

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اوریسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کروڑ روپیہ ہی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جیسی ہمنی میر جعفر
کو پھر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کر دی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوؤن کے ناک مین انگریز کی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کر دیتی ہین اور کسی نوکر کو رکھوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی
تھوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لوڑد کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک اتنک بہت تنزل پر تہا اونکی
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ——— مجھی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجھے
یہہ ہی کہنا چاہئی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا یہی حال ہی اور اون کی یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بدانتظامی کیطرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین سے یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک سے ایک لاش بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہائی جاتے ہین ہننگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بدانتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بی باکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرتی ہین
سی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی وغیرہ کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ جمیع ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا برا باعث ہمارے
معاملات اودہ ہی مین — مل صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ بعد دہی ظلم کی تہی جب سے
اوسکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ سیر ملک کی محاصل پہلی کی بنسبت
نصف ہوگئی ہین نو برس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ سال کمپنی کی نوکرون نے نواب سے لیے

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ مل صاحب کی تاریخ ہندوستان جلد ۵ صفحہ [illegible]

ب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ ہزارہا آدمی کمپنی کی ملکی اور فوجی نوکر دلی
تنخواہون پنشنون اور رشوتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہو گئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بھی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بھی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہو گیا ہی نواب صاحب کے نوکر یہہ دیکھتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کر دیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے محفوظ ملین کو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوسسی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کی حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ آپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دی جائی — ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہ کر چپ نہین ہو رہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کر دیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لارڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہرچند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لارڈ ٹیمن متہہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور شرطین لگائی انکی بعد
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم نی تمہارے سب ملک

چھین لینگے اور اونسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ تیس لاکھہ روپیہ سالانہ تہی
بعوض ستر لاکھہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ڈنڈ ڈالا تہا لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ اور سنہ ۱۸۲۵ کی درمیان ہمنی چالیس لاکھہ
روپیہ سی کچھہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکھتی ہین کہ یہہ روپیہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچھہ بہی بہتر
نہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ع کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے
نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ رد ہے کیونکہ کورٹ اوف دائرکٹرز نے
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون کی پاس یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ عذر بہ دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ع اور سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو شقون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکھا ہی کہ
ایکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ع مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چھپی ہی جسمین تمام راجاون کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

بہی اوس کتاب مین موجود ہی ۔ اودہ کی بنسبت کتاب دیکہو ۱۸۳۸ء مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ئیوزرٹو اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسبات مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا مینی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
۱۸۲۷ء کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ ٹوزیت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلمرو سرکار
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیٹ صاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلمرو سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہری ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نرہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کی موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تہا اور
اوس سلطنت کا ایک بادشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ ا

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی ـــ ای گروش
ویفن تورف و ڈہیل کے رو جو ان اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجرے کو پہچو اور اوسپر فکر کرو ـــ بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ منٹو تہہ بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ڈلہوزی
صاحب بڑی آدمی مگر تو بہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری و عقلمندی و سیر چشمی
کہ کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا ـــ
مسٹر ڈنڈس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہوز ادف کومنسز مین اونہون نی پیدرہوین
اپریل ۱۷۸۲ع مین یہہ لکچر یعنی یہہ گفتگو بیان کی ـــ ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ برار یون کے اس سے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ارکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑی بڑی
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون امین سے ہمسی ظاہر الڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبی کی گورنری راگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کرلیا

یعنے حیدرآباد دکن ملک نظام الملک آصفجاہ

کہ ہم

کہ ہم تجھے راجہ بنا دینگے اگر تو راجہ ہونیکے وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدے
اس معاہدہ کے بعد اونہون نے مرہٹون سے لڑائی شروع کردی اسکے چند روز بعد بنگالہ
کے گورنر نے برار کے راجہ مودہ جی بہونسلا سے اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک دلوا دینگے اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دو رخا پن
کہل گیا اور مودہ جی بہونسلا اس بے ایمانی اور بدمعاملگی سے بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کے شمال کیطرف واقع تہے اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مفر تہی کہ اگر ہم
کچہہ اوسکے ساتہہ بدسلوکی بہی کرتے ہو تو بیجا نہوتی اور اوسکے لکہنے کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہے
نظام نے کمپنی کو چند ضلع سپرد کردی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہہرالیا مگر خراج ہمیں ندیا اس
بدمعاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نے کہا کہ انگریز ایسی قوم ہے کہ نہ انہین ایمانکا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اوسنے حیدر علی کو ہمسے لڑنیکے لئے بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہم کو
امن مین نہین رہنے دیگا جبتک کہ انگریزون کے پاس ہندوستان مین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بے ایمانی اور ہندوستانکی بے انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائے جو قسطنطنیہ کے وزیراعظم نے اپنے جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلامی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوسپر ہمین تعجب نہین کرنا
چاہئے اس کاغذ کو کریہ صاحب ام پی نے ہوز اف کومنز مین اونتسوین فروری
سنہ ۱۸۴۲ع کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کے بابمین باہم گفتگو
ہورہی تہی جب کریہ صاحب اپنے تقریر ختم کرنیکو ہوئے تو اونہون نے کہا کہ ترک

لوگ جیسی ہنی مدد کی بہای دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہیں مجھی معلوم نہیں کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا نہو نگے کہ مینی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کر لے ہی اور اوس جواب نامہ کی نقل بہی منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے سفیر سر روبرٹ این سلی کی جواب مین لکھا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

واضح ہو کہ یہہ عبارت گویا تعریض باتی وزیر اعظم سلطان روم کے ہی جو کہ اوس سفیر بادشاہ انگلنڈ سے کہتی در جواب نامہ بادشاہ مذکور ۱۲ مترجم ۱۲

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتاہی اور خود ہی صلح کرتاہی اوسی اپنی غلاموں اور نوکرون اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتاہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہی دیکھہ چکاہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے کوئی سی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام نسلون کے خرید وفروخت کرتاہی ترکون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچھہ علاقہ نہیں ہے ہمنی کبہی تمسی نصیحت یا دست اندازی نہیں طلب کے اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد ہمارے ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی تمسی خط کتابت کے ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے معاملات مین دست اندازی کی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہارے دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم اپنی وزیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب دیا چاہتاہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف متوجہ رکھی سے ہمنی سناہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بھی خرید او فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک تجارت کے ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتھہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ اپنا سودا آپ کرلینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچھی دن آئینگے ہمین آپ ترقی ہو گی جو خدا اور اوسکی نبی نی حکم دیاہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک مکر نہین جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق رایج ہے اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین کہ جو ازل مین خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکھا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے بسر کرچکی ہین اور ہمارے ریاست ساری زمین پر اول درجہ کے تہی اور ہم ہمیشہ اسکا فخر کرتی ہین کہ ہمنی لہا سال تک عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کردیا ہے ہم خدا تعالی خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمد کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو جیسی تم اپنا خدا اور نبی کہتی ہو ایسی بی ادب اور بدمذہب قوم کا اعتبار کیونکر کیا جاسکتا ہے

تم اپنی ہر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نامنصف اور دغاباز ہونگی کبہی کسی رکون
نی بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹی کی ہی کبہی نہین کبہی کسی عیسائی حاکم نی بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتقاد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچہہ تعارف اور خط و کتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتہہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہاری بیڑے مدد درکار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی مجہی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا سمجہی اور مجہی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد پر
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی قلمین کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونی دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسے چاہتے ہین اور نہ ہم اوسکی پرواکرتی ہین اپنی نہ

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین بے شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آپسمین ایکا کرتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغرور خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوانی
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیہودہ فانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوسپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیروں نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹھایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادوں اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنوں سے بھی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہوں کا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مقید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جتنی
دفعہ ہمنی تمہاری صلح مانی باعث اضطراب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر چلی جاؤ سلطان کو تمہاری دست

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسکی بعد اوسنی خریداری کہا کہ تو قسم کہا کہ مینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون افسر نے اسباب کے دیکھنی کی لئے کہ دیکھون سیر
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگرنی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ـــــ
ابی سینی صاحب فرانسیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان وشوکت سی بیٹھا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسندی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریداری اپنی
تئین اسقدر گھٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹھنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بارے
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوا اپنی دوکان مین نماز پڑھنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کی مسجد مین نماز پڑھنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چھوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت (قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کوٹھیون پر
اپنی مال کو تنہا چھوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک تلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین ـــــ پیرس اور کلکتا مین صرف عیسائی
آباد ہین

آبادیمین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جسمین قزاقی یا قتل نہ سناجاوے
اسیطرح کی ایمانداری گانؤن اور قریون مین پائیجاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکھتی ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی ـــ کل مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کی اسباب لادنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
او پیٹیان او شطرنجیکی تہیلے او چغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑی سی خشک گہانس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہاکر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤ مین تمہاری ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہولدی اور اونہین
اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑکر چلاگیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کیکو تو یہان رہنا ضروری ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کی حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہو سکیگا
مینی اسکو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسیہی رکہی ہوئی ہین اسکا یہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترک کے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چسپہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی ہان
عمال اور مزدورون کی ایمان دار پر ہماری ہان کی سوداگرون کی نسبت زیادہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹھر کی گٹھر گلیتا کی دفترون سی جہازون تک لیجاتی ہین اور جہازون سی دفترون تک اور مجہی یقین ہے کہ کبہی ایک گٹھری بہی نہین جاتی واقعی یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے گلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پینتیس کی بکلک تہی جب وہ لونجانہ پر اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بکلک گہاٹ پر پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین لڑکہر جا پڑی وہانکی تمام خلقت اونکی چننی پر پل پڑے اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبراکر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ بہر بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہو گیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہا لیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے بکلک گننی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ بہرا ایک بکلک بہی نہین گیا —

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسا سے اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دینوی کے لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب

که وه ملک یورپ کو اقلیم کفار کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بد مذہب کہتی
ہین اگرچہ وه ہمین حقیر جانتی ہین پر ہم یہ ظلم نہین کرتی ہین اس کتاب مین کسی جائے
بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی که یہه جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہه بالکل بیجا ہے جیسے
که دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اونکا مذہب نہین چھڑوا سکتی ویسی ہے وه غیر مذہب
قومون سے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش رکھی
اور اون سی محبت کری تو یہه دعا دیتی ہین که خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے
مراد یہه ہی که خدا تجھی ایسی ہدایت دی که تو مسلمان ہو جائی لیکن اس سے زیاده
اور کچھ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون سے علما کا قول ہی که دل مین
ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہه بھی مقوله ہی که ہر
ایک سی نیکی کرو اور جہلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذہب کی سبب سے
کبھی ظلم نہین ہوا برخلاف اوس کے وه اون لوگونکا مامن ہے جو اپنی
ہم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباه ہو جاتی ہین تاریخین دیکھو
پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیلی ہسپانیه اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ٹرکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت
امن و امان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہئی که بعض بعض جائے
عیسائیون اور خوش عقیده کٹھملک مذہب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا تہا جنہین حال مین بہی جبتک الیسٹر[۵۱] رستا ہے
کوئی یہودی بازار مین نہین پہر سکتا ٹہر کی ہین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی
یا ارمینا کا عیسائی بُری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا —— سلطان کے عملداری مین تمام مذہبونکی آدمی ہین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکے
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کیتہلک
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسی
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مُردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی سام[۵۲] یعنی تصانیف پڑہی جاتی ہین ——
فیسٹ دیو کی دن پر آور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازار مین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
پکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ پکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی —— مجہی امید یہہ سننی کی ہی کہ مشرق کی کیتہلک
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اونس یونانی عیسائیونکو اور انگریز
پروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خچر ہانکنی والی یہودیکو موصل کی بادشاہ پاس پکڑ کے

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین بادشاہ نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا تہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجہہ مین نہین آتا کہ یہہ خچہ باکئی دالاجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا ندی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہری اسپر ہی اہل فرانس آسپر کسا گزنت اور ای تنہیس ادب زر در خبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی انوکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہ
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کر دی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصاحبت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب بلٹ نی شروع
کر دئی اور اونکی اس مذہب پلٹ نی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگو
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ایک ہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۴ء مین
بمقام ترکی خروج کیا اپنی پادری پن کی ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری ایک تمام

لبونٹ مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت کی عمدہ نتیجہ بخشا ہے جگہہ کے حاکم نی بجائی اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندی
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکر نی ۱۸۴۴ مین مدرسہ سیشنر دف چیرٹی کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ یا مین اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا دنانکی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائی کیا یہہ
شخص ترک تہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے بنی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہہ اگر مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدا تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین زکوۃ حج صوم رمضان
نماز پنجگانہ اقرار مذہب باللسان —— یعنی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک
لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
و غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانؤن ہی مین

مین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر ایسی چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنا دی ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل قصبہ کی ہمسایون اور ہم قومون کی غور سے برداشت نہین ہوتے
بلکہ جانورونکی بہی خبرگیری کیجاتی ہی فقرۂ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بہاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آچھپی ہین اب بہی یہان ای رحم دل لوگ ہین جو
صبح کو انہین چہوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی مارے مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چہوڑ جاتے
ہین کہ جسکی آمد سی ان کتون کی خبرگیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجہتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجہتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسواسطے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ مجہے
اللہ تعالی نی تمام ان جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکون سے اول درجہ کے
ہے — ترک لوگ جانورون تک سی بفیاضی و مہمان نوازی پیش

آئی ہین القصہ ہمنی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو تر کو ننسی زیادہ رحم دل ہو افسوس ہی کہ ہم ترکون سی اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص +

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دنیوی عیاشے مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بہ ویہ گی کو جائز کر دیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین —

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہہ پر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی ہر ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسبابات کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہو گیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہوگی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیاہی سادی وضع[51] رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا موید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ انکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بد رسمی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی[52] جو ہم پہلی اسباب
مین بیان کر چکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی نہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتی ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین[53] جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور اپنیکے
ریاکاری اور عفت کے دیوی ا) سند پر گرا ہوا سال کی دوسری دختر فستال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تھی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین اُنسی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بھی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بھی بی تکلف نکاح کر لیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تھی لیکن پہر بھی آورشلیم مین حرمین کین اور
آخر کار یا تشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بھی کیا جب حضرت داؤد
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ
موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹھہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی چاہئے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تم ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ اب پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کرسکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکھنا چاہئی — جو لوگ شیشی محل مین رہتی ہین اونہین
پتھر پھینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن بنی مین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ ہم اشیا کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتے جسکی (اصلی

خدا نے آپ کو پیدا کیا تہا ــــ وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کراوین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین ــ
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے ــ اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی آپکے
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے ــ اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خدا تعالی نے
نبی مقرر کیا ہو ــ یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کر دے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوئے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستی
سے پہلے نوافلکی اوس فرقی نے جسی غلبہ حاصل ہو گیا

نہایت تشکنون کو بدمذہبی کا صرف اسواسطی الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا ـــــ آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستے
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ـــــ اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج پر کرتی ہین ان نکتہ
چینیون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر ہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا ـــــ ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان شوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
ایسے مراد ہی جو برقی مادی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جس پر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی سی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

اور

اور جسکی صدا نہ کبہی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم وخیال مین آئی اس سی مراد
صلحی کی دعا ہی باقی چیزون کا یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ انحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم یہہ دیکہتی ہین کہ
ہزارون عیسائی محققین اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکہو جس مین لکہا
ہی کہ خدا تعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آہب یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجہائیگا
کہ وہ اوپر جائی اور رمتہ گلی اد مین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور
دوسری نی کچہہ اور آخر الامر خدا تعالی کی سامنی ایک فرشتہ آنکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین
اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین
جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا لیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی یہہ تاویل
نہین کی گئی کہ اون سے حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
لکہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارا نہین
ہی استعاری کی انکار سی ایک بڑی بہاری طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئی
ہی جو رومن کیتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سبسٹینشئیشن یا مسئلہ خمر

اور خبری کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون مین جو بظاہر عقل سے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جب عیسائیونکا خری اور خبری مسئلہ ہے
جس مین ایک ودی کا ٹکڑا جیسے کیسا ہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑھکر پھونک دی اوس سے وہ فورًا خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نے حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور لہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد شدسی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو اور

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت عیسی نے فرمایا ہے کہ خدا کو سب چیزون سے زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سے بڑی محبت رکہنی یہی بڑا قانون ہے اور تمام
نبیون اور حضرت موسی ع نے بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہے کہ خدائی لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہے
جو موسی نے آپ سے پہلے تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ نے معاملات
باہمی کو زیادہ مدوشد سے ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہے کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سے جاہل آدمی بہی خوب سمجہہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے پہلے اوس قانونکی برعکسی کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ ہمسے کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نے خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے بسنے والی یہودی نہایت بدچلن تہے
اور انمین خود غرضی اور خود پسندی مدت سے پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور شہر کے باشندگان
شہر دونون مین سے اکالے اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہو کر اصول مذہب کو بالکل بہولگئی تہی اسلئے اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو جب پیدا کیا تو اوس سے خاص غرض یہہ تہی
کہ وہ موسائیونکو پہر راہ راست پر لا دین اور یہہ بات حضرت عیسی کی مسئلون سے صاف ظاہر ہے اونکی فکر کرنی سے یہہ
بات معلوم ہو جاتی ہے کہ مذہب عیسائی مین جو اصلی نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کردی ـــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت بدو شد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ ہی کام تہا کہ آپ خداتیعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خداتیعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہو جاتی ہی کہ
آنحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جدامجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کر سکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خداتیعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کر دیا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بدو ضعی
سی اور بدرویہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم بی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور دغابازیکا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین کہہ سکتے
یقینی آپکے نیت بخیر ہو گی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہو گا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

کو مضر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس وقت سی اوسدم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی ـــــ یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کے ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا کے کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون ـــــ اسمین شک نہین کہ آنحضرت کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا تعالی نی نبی مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ اوس مین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت بی بنیاد محض نہ تہا ـــــ اگرچہ لوگ آپس مین یہ طعن و تشنیع ملتی آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن تو بہی آپ نے دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قوموں کی دہمکیون اور ایذا رسانیکی کچہہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرماتی ہین وہ ایسی پرتہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے انکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہے — نہ آپ کچہہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ پادریانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ وپند سی باز
رکہنی مین کوشش نکرین اور مجہی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ ونصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادر شاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپرس اور کسنڈر اجزیرون کو ویران کردیا جب کوئی
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتحمند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہوتا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا ہی اور دروغ گیا

جانا رہنا چاہئی ۳۶۰ بت جو سید ہی کہڑی تہی ایک وقت مصر کی بعد توڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کرچکی تب آپنی اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ
مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے
یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین اپکے
باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکان مین جاکر رہنا شروع کردیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے
اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسبات پر ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کردیا
وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جاسکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ
یہہ تعین کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
روشنی کی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کرڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بہی اقرار کرنا چاہیے کہ اگر آنحضرت نی بہی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سی پہلایا تو
اسمین کچہہ بی انصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تہی اور اب
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسی کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالی
نی صدق اس گناہ پر غارت کر دیا خدا تعالی بت پرستی سی کم ناراض تہا یہہ بات
سچ ہی کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسی کے
لڑائیون سی بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطی نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کر دین بلکہ اسواسطی تہین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چہڑوائین اور اونہین خدا تعالی
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین —— آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تہی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تہی اور اونکی بہت خاطر داری
کرتی تہی البتہ منکرون کو آپ قتل کر ڈالتی تہی مگر ہمیشہ آپ نے عورتون اور لڑکون
اور بچون کو قتل سی بچایا ہی القصہ آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکی حضرت یشوع سب قومون کو قتل کر ڈالتی تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تہی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتی تہی آنحضرت کبہی

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصاً
ہسپانیہ والون نی دیکہو جب اونہون نی پیرو[۱] اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکہتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جا دی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسائے[۲] کو قتل کری — حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نہ چہوڑا[۳] حضرت سیموئیل نے ساول سی کہا جا اور عمالیک[۴] قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روٹی کہاتا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی حتّا[۶] قوم کو اور
ایمرا[۷] قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حوّی[۸] کو اور جیبوزایٹ[۹] کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو پہاڑ[۱۰] نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے اجازت کہان ہے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر یہہ نصیحت ستم پایا رحم اور امن محبت سی سبہی اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسمان سے یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق نہ تہا حضرت عیسیٰؑ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسری قسطنطین کے ــــ اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور پہلا ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ ہیتیر ثانی کہتی تہے اسکی ہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا بانا ئٹس کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت عیسی کے خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ہی نیشر ضلع کا بشپ تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند کرتاہی جسکی سبب سے ہزارہا عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئی تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین ــــ کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے بیان کردیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب شیدہ کنہون کے بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین ــــ جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

پیغول بہول اور یوحنا

مصنف نوم بانائٹس مترجم

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین تو ہم اونھین لغو سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کر دیا ہی —
قسطنطین نے نایسلی نایسیا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دئی جنسی
یہہ نتیجی نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کڑورون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی اینا
پیپ نشت نیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — راین دریا
سی لیسکر یورپ کے شمالی حدون تک تو تہہ اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — ہنری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سنیٹ بارتھولومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانسس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکوزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جگہ جو لوگونکا تذکرہ نہین کرتی مثلاً اپسمین فرقون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی بحث
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ نے زو یا کیلی نہم ویا کلبنغلا گمولا
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کروڑ بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خونکا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ——— جورڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فریسنیز اور
سیکسنز کی ملکون مین بناء ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہیلایا یعنی طریقہ زبردستی ویل ٹون ہیپنیز اور ویل ایل بی جن سینٹ فرقون کی ساتہہ جنہون نے
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندون کی ساتہہ بہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہیلایا یعنی اون مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت نہ دی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کرسکتی ہین اور ہر ایک شخص

اپنی نفس کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو ہم اوسی کسی حال مین جائز نہین رکھتی آنحضرت یہہ بات بھی کہہ سکتی ہین کہ تمنی توچودھوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریض کی قابل ہو اس واسطی تمہین اقرار کرنا چاہی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات ہے کیونکہ یہہ دعوے بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتھی مین اچھا ہو جائی یا جو چیز چوتھی صدی مین اچھی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگر خدا چوتھی صدی مین نئی قانون بناتا تو یہہ دعوی سچا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکھا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی سے غارت کردو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ اور پند کا حکم ہے لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبن صاحب مشہور مورخ نی اسطرح لکھا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر آنحضرت نے تقدس کا فتوی دیا تہا مگر آنحضرت کی خلفائی اپکی احادیث اور عادات سی ایسے باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچھہ ضروری نہ ثابت ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچھہ مسلمانون سی جنگ وجوی اوس

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تھا لہذا آنحضرت نے
کرۂ زمین کی اور قومون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہی اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر آپنی عقلمندی سے انصاف کو فرض کردیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور زمانے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی — حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہا السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائی کا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئی گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقیہ جو مسلمان عربونکی فوج مین
شامل ہین اونہون رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اوسنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اوسکے سب
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان برداری اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو اداسکے

تم ہا

قسم تھی کہ تمام عمر مین تجرد کیسی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی ذمہ سی جاتی تہی اور وہ جو اوسکی
ذات مین لیاقتین تہین اور جنکی اظہار کا تنہا عبادت خانہ مین موقع نہ تھا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور ہر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا یہہ جو گبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسبات کی ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی رچرڈ پوکوک صاحب
مینہہ کی بشپ کی کتاب موسوم بذکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ء مین
چھپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دوسو اٹہاسی صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین ہے انہون نی کچہہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ آپنی کوہ سیناہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدایتعالی بزرگ ہے اور حاکم اوسنی تمام نبی بھیجی ہین اور کبہی اوسنی نا انصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبداللہ رسول خدا جو حامی سب
دنیا نے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور اہل مذہب کے نام لکھدی ہے یہہ تمام عیسائے اور نصاری
کی ساتھہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتھہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شہری
ہو خواہ زریل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے جو کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہدنامہ مین لکھی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پہر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو —— (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانون یا اور آبادجگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
گرجے یا مہمان سرامین آکر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کے
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بہی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم ندیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سے نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سے کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہیی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میری قسم وعدہ وعہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہیی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جو اون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطہ محنت کرتی ہین ——— (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جائے
تو وہان کی باشندون کو ضرور ہی کہ وہ ہر ایک فصل مین سے ان لوگون کو کچھہ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بھی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ——— یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکھی گئی ہین (۱۲) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
آدمی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ——— جو لوگ خدا کی کتاب کی
عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستائی تو منع کرو ——— (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑھنی سی باز نہ رکھی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(۱۶) جو کوئی اس عہدنامہ کی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پھر گیا کیونکہ

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ نکرے بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی انسی لڑے تو ہو سکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمانمین مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کی خلاف کوئی کام نکرے

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوی زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن خنظلہ طلق ابن عمر — بقلم سردار قایم مقام علی ابن ابو طالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی مورخہ ۳ محرم سنہ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور حالات لکھی گئے ہین اونسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسکی دنیوی عیاشی مشابہہ ہے — آنحضرت کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدی سے جنت کے ایسی نعمتونکا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو معنی خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ معنی نہین ہے دیکھو ہمارے ہان لکھا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہو جائینگے کہ اونکا حسن وہم و خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

۵۱ یحییٰ ابن یمین (؟) ... ابن ... ابن یاسین ...

۵۲ آنحضرت نی جب فرقون سکی خود اپنی عمل سے سفارش کی اور اونکی حفاظت کا حکم دیا اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عمر رضی اللہ عنہ نی بھی منظور کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اونکے تعمیل ہوتی تھی اور اونکی زمانہ مین ہندوں دیگر ... تاریخ نہ لکھتی تھے غالباً اصلی فرمان

۵۳ ... [illegible]

سعد ابن عبادہ وقاص ابن عبید

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سی اونکی کام چہڑوادین اور وہ چیزین اونسی لیلین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکی لئی ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملینگے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملینگے تو روحین بہی ضرور ملینگے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملینگے جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرحکا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہیں
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت وو نہایت کامل[۵۱] بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ہر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین ـــ یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ مومنونکو عورتین ملینگے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملینگے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہشتہ کی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنے جسم کے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجہتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدایتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر اکثر حدیث سے ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو مویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسکے ہر صبح کو خدایتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت ہین صرف کہانی پینی اور جسمانی عیش سے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیکی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی —— مائذ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈای بوکے کی اکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اوسنہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجھہ مین آسکین چنانچہ اسطیرح انجیل مین بہی انسانکی سمجھانیکی واسطی
کتنی ہی چیزین اس طرز یقینہ پر بیان کی گئی ہین مرکوکی سفیر کومینی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہوسکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم ہربی لوڈ صاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب موسومہ بہ بیلیوتہیکا اورینٹلیس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑی خدا کی نعمت خداتعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین کہ
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی —— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینون کی نزدیک عیب اور بدنما ٹہرینگی

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بی شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
ندینگے ہمین سرزمین اور وہانکی آب و ہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ـــ جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی تفضیلت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش نہ تہی اگر اونہون نے قصدا
نا انصافی نہین کی تو اسمین بہی شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سر و سامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہہ
[illegible] کرتی تہی جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

[illegible] ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویگی کو جائز کردیا ـــ مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی فقرونسی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس پاکی کی زمانہ مین بہی بری نہ خیال کیجاتی تہی
ہم ان فقرون کو ضرور اس بابمین نقل کرینگے ـــ پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ ہی کہین اور بہی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یورپ کے
پای دیگر حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ـــ قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو شروع کیا اور بیبیان کے

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اوڈو شیئس سیئین اور اونورسیس اور ارکیڈیس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی تہی لیکن آرکیڈیس نے پہلی ہے پہل سنہ ۳۹۳ع
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیڈی اس ویلن تینئن
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچھہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے
اس حکم پر اعتراض کیا ہو ویلن تینئن کونسٹنٹس ابن قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوتہیر بادشاہ فرانس اور [illegible] برٹس اور ہی بیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی مان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہون کی علاوہ سینٹ ارس
جین سس لکہتا ہی کہ پی پن اور شارلی مین کے ہان بہی بہت سے بیبیان تہین ما سوای اسکے
اشخاص مندرجہ ذیل کے ہان بہی اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولف شہنشاہ
جرمن سنہ ۸۸۸ع فریڈرک باربروسا اور شارلی مین کا ایک بیٹا اور فلپ تہے اوڈو شیئس بادشاہ فرانس
اور فرنگ کی متقدمین بادشاہو مین جنہون نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین رکہین اوڈو
بادشاہ تہی گون ٹران گاری برٹ سجی برٹ - چل پرک - گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
ونی اینڈا - مرکٹروڈ - اوسٹری جلڈ - جلڈی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان
ہین اور کیری برٹ کی ہان مرفلیڈا - مارکوفسا - تہیوڈو جلڈا بی بیان تہین ڈومی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو اسبات کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگوبرٹ اول کی تین بیبیان تہین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

تہوڈ و یرٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی ہان ذری جلدی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکہتی ہین کہ تہوڈ و یرٹ نی اپنی چچا کلوڈیر کی نقل کے جسنی کہ بوڈ و مر یو اسی تین جورو نکی
ہوتی نکاح کیا تہا ـــــ سو صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
مجتمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اور بچے پن دونو ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین وہ نہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ وہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوتی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڈہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جائز
جانتی ہین ـــــ اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہہ آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کبرسنی کی سبب سے کیون نہو اس

سبب سے مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہو گیا ہی خدا تعالی نے مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سے عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نے عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بھی مردون
پر سے جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی ــــ لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملک کے لحاظ سے صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیہ کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ابتدے
آسانی سے ایشیہ مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سے پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سے معدوم ہو گیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چلن مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سٹی زر کی بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی ــــ
جب سعین کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجرید کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سے نکاح کرنا گویا دو جورو وان
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ ــــ اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی لگی (دیکھو سی لیش صاحب کی کتاب موسوم بہ دی ہوری بس جرمن فورم دیکھو) اب اگر ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرے دیکھنے سے معلوم ہو جایگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ برکت دینی کا وعدہ کرتاہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب بیس صفحہ درس ۲۲ — ایک زوش باب ۲ صفحہ درس ۱۱ — ڈیوٹرونمی باب ۱۷ صفحہ درس ۱۷ — اشیویل باب ایک صفحہ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ مینل اسموئل باب ۲ صفحہ درس ۲۱ و ۳۴ — ۲ شموئل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ — ۲ شموئل باب ۵ صفحہ درس ۱۳ — باب ۸ صفحہ درس ۳ — باب ۱۰ صفحہ درس ۴ — حجر باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴ حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سینٹ گیری سوس ٹم صاحب لکھتی ہین کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سینٹ اگسٹین صاحب لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور تہی ۱۵۳۹ء مین یونی ٹس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے مسئلہ پوچہا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ۲ تو اوس نے یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پہ

کرد لیس صاحب کی کتاب موسوم بدی انڈر جلد اول حاشیہ صفحہ ۶۸۲ دیکھو ۱۲ مؤلف

کہ ہمارجوروکی ہرطرح خبرگیری کرتا رہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو - اوکینس جو فرقہ کپی چن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچھا ہونی مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمونکا تخلص
تہی او فیلس الیتو ہنس اختیار کرلیا تہا — سیلڈ صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبرایکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز ہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون در باب[۱]
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقری نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خداتعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت راز کی کسل[۲] باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے آہولا اور آہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خداتعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سی پہلی رائج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یا درنے وہ لوگ بنائیں جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اٹہوتہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

اور بتوتہی تم باب ورس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جورو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکین گے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت ہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرا ہنیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار ورس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون ہے
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسیٰ نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا اجہی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکہا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچہا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسیکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تھا اور پھر اپنی جدید کتاب مین بھی جائز فرمایا
کہ انکی ابد تک مدد ہو — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ اپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچھہ برائی نہین سمجھی — وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتی
اور اسکی سبب سے خانگی جھگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سرانہ حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکن مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم ورواج کا کچھہ حال ہی او نہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی آب
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچھہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور جس حرم سرا مین وہ

رہتی ہین وہ اُدہ نہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت بااختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادے
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتے
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا فراج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لڑان اور ترسان ہوتی ہین اَسّی یا ساٹھہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایک لکہنؤ کے امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
بنسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو مین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے نیسر صاحب یا ج
کی بہی یہی رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت

حالت اور عیسائیون کی شادی کی حالت مین بہت فرق ہی — مجھی عرب مین جاکر کچھہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملک کے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرنی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹھاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچھہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون
مین محبت وغیرہ برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج سے جیسی اصل محبت
رکھتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہونے اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جتنی اب اہل عرب یا یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بھی کم ہونی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادی کی وقت کچھہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکھتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیوں مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امراء مین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکوں کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازواج جائز ہی — اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہین کو حاصل تہی — اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبہی رایج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے —

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہئیگا کہ مین اوروں کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجہی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند
ہو جائیگا — پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وے
بہتری پاوینگی — جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے ـــــ نہ اللہ تعالی اونہین خوف
ہین ڈالیگا اور نہ غم ہین ـــــ جو کچہہ تم لیدیتی ہو اور جو کچہہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالے
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نا منصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا ـــــ تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالے
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی ـــــ مومنین اور اونکی جزا مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجہ نڈالینگے کہ وہ اوٹہا نسکین اور وہ بوجہ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جائینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی ـــــ ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بہلاوینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہین گے الحمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالے ہماری ساتھ نکرتا تو ہمین کبہی یہان نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا ـــــ اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کی سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو ـــــ گروہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سائیون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین ـــــ

مخلوقات

وہ خدا تعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی ایسی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کے
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تیعالی سی ملین گے — اوس (خدا تیعالی) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میری صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اوسی سب الہ باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجھین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوسنے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر [illegible]
مین خوراک پہیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
اتبک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ ان دونونے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمانبردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے وہ زندہ ہی ہمیشہ
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچھہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ زمین مین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجھہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجھانا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اوپر اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچھہ تکلیف نہین ہوتی

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھہ آسمان و زمین مین ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر و وہے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کیون نہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی دن کے
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی

خدا تعالی خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجھی سی مدد چاہتی ہین ہمین راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگونکا رستہ دکھلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکھلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بیزوال ہی نہ اوسکی ہان کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہان پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی الله تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکھی کہ تم مین سی کون سا آدمی نیکوکار ہی وہ
طاقت ور ہی اور عفو کرنیوالا اوسنی سات آسمان اسطرح پر خلق کئے ہین کہ ایک کی بعد

سورہ الحمد — سورہ شکر — سورہ فاتحہ — دیگر اور وہ خیال کرتی ہین کہ یہہ قران شریف کا عطر ہے

دوسرا وقفہ ہی خدایتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پا سکتا تو
سب چیزون کو دیکھی جا اور تو تہکہ جائیگا — کیا تجہی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچہہ آسمان اور زمین مین ہی خدایتعالی سب جانتاہی تین آدمیون مین کوئی ایسی
تقریر نہین ہوتی جسمین چوتہا خدایتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسی
تقریر نہین ہوتی جسمین چہٹا خدایتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اس سی
کم مگر خدایتعالی ہر جا اونکی ساتہہ ہوتاہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتاہی — سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدایتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتاہی اگر ایک پتا بہی جہڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی — نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکہا ہو — شان وشوکت اوسکی
واسطی ہی اور وہی سب سی جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین — کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی الله
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہین سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدایتعالی ہی جانتاہی دیکہو اور صرف اوسیکی حکم مانو — خدایتعالی
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی راہ مین دخل ہے
— جو چیز آسمان و زمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا ۔۔۔ جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاوینگی
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتا ہی اور جانتا ہی ۔۔۔ اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا دیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی رحمان و رحیم ہی ۔۔۔
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی پس اوسکی عبادت کرو اور اوس پہ وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے ۔۔۔ ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی ۔۔۔ کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی ہی نہین
ڈرتی ۔۔۔ کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچھی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرنیکی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کر دیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی رحیم کی نان بیٹہا ہی تمنی بڑی بی ادبی کی کچہہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

کہ اوسکی ہان بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا ایتعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نہ آئی — کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوس دن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جہوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی — وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کی بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچہی بنائی یہی خدا ایتعالی
تمہارا مالک ہے پس خدا ایتعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور اونکی گہوڑونکی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کر دیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کی گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبر سی مردی اوٹہینگی اور جو آدمیونکے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کاموں سی آگاہ ہو جاویگا ———

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پہونکے گا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈرجاینگی مگر جو
شخص نہین ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچایگا اور سب آدمی اوس پاس
عاجزی کرتی ہوئی آئین گے — اور تو دیکہیگا کہ وہ پہاڑ جنہین مضبوط خیال کرتا ہی
بادلون کے مانند پہٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو صرتا بکا حکم کرتا ہی تمہاری سب
کاموں سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین رلزلا اونکی سبب
تہرائیگی اور اپنی بوجون کو گرا دیگی اور آدمی چلائینگی کہ اسمین یہ کیا
صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی چیزین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی
نی یقینی اوس مین چیز یہی بہردی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ
کی گروہ اپنا کام دیکہنی آئین گے اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی نیکی کے
ہوگی وہ اپنی نیکی دیکہیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہوگے
وہ اپنی بدی دیکہیگا جسدن آسمان شق ہو جاوین گے اور ستارے
ادہر اودہر پہیل جاوین گے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے
اور جس دن قبرین تہ و بالا ہو جاوین گے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ
کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکہی گا —— مگر جب صور کے
ایک آواز نکلے گی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوین گے اور

وہ تو ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا بنجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہنیکا ——— جسدن آفتاب بیٹک دیا جاویگا اور جسدن ستاری گر پڑینگی اور جسدن
پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا
اونکی بہی کوئی خبر نہین لینی کا ——— اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع کئی
جاوینگی ——— اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا
اور جسدن روحین پہر اپنی جسمون مین چلی جاوینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ
دفن کی گئی ہین اونکے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین ———
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگی
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی ———
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا ———

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور قرابتون سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتی دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون
اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو ——— علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حکم کیا ہی کہ اپنی ماں وباپ سی نیکی پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو
کیسی کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی
جننی اور دوودہ چھڑانی تک تیس مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت
آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجھہ سی اپنی اون
عنایتون کا شکر کرواجو تونی مجھپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والا جسنی الفرقان یعنی روشن کلام [illegible] اپنی بندی پر نازل کیا کہ وہ
تمام مخلوقات کو متنبہہ کردی وہ آسمان وزمین کا بادشاہ ہی اوسکی ہان بیتہا نہین
ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس نی خلق کی ہین
اور اونکی مقدار مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والی ستارونکی کہ تمہارا دوست محمد
غلطی پہ نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات [illegible] کہتا ہی قرآن شریف
اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانا نی وہ اوسی سکہایا ہی
جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جسس درخت کی
لکڑیکو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی —— ہمنی اس آگ
کی روشن کرنی سی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
فایدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکی
غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجھو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ سچا

اونا

قران ہی اور اصل قران جسکی یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے
اوس شخص کو قرآن چہونا چاہیی جو بی وضو ہو یہہ خدایتعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اور ون سے
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتے
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوینگے اور وہ بڑا دن آئیگا
جب تمام انسان خدایتعالی مالک الملک کی سامنی کہڑی ہونگی خدایتعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی ـــ آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خدایتعالی کو سجدہ کرتی ہین ـــ اور آسمان کو
خدایتعالی نی بلند کیا ہی اور اوسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داریسی تولو اور وزن مین کمی نکرو القارعۃ ما القارعۃ
وما ادرٰک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال
کالعہن المنفوش فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من
خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادراک ماہیہ نار حامیۃ وہ دن کہ جسدن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہونگی اور تجھی کون سمجہائیگا کہ غار دوزخ کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی آگ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزول قرآن بر آنحضرت

ہمنی تجھی) محمد (قرآن دینی کیواسطی یہہ قرآن تجھپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتی ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جسنے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچہہ آسمانون پر ہی اور جو کچہہ زمین پر ہی اور جو کچہہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا ہی تجھی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے کہ خدا تجھی نہین بہولا اور تجہہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئندہ کا زمانہ تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجھی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے راضی ہوگا — کیا اوسنی تجھی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کے اور کیا تجھی بہولا ہوا نہین پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجھی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا ا تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑھ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑھ کیونکہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جس نی قلم کا استعمال سکھایا (روسے کا لکھنا) اور آدمی کو وہ سکھایا جو نجانتا تہا مین ڈہلنی دن کی قسم کہتا ہون کہ یقینے آدمی کی قسمت کی جہی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ ان لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ باہم وفا داری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیونکہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی —— مومنون سے کہدی کہ وہ اپنی آنکھین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اوبہی زیادہ پاکیزہ ہو جائینگی جو کچہہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر مغرور ہو کر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہو سکتا ہی خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے شان وشوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکھین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمیکا کہنا مان جسکی دلسی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی انفسانی خواہشون کی پیروی کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تمہپر فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی مان باپکا ادب کرو

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دینگی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو ــــ ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چھوڑو تاکہ تمہارے
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پھیلاوے
اور تمسی خدا کی یاد بھلادی اور نماز چھوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو اے
مومنون جب تم قسم کھا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو ــــ خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہوجاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکھوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجھہ مین اور تجھہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو ڈراؤن
جنہین وہ پہنچی ـــ

یتیمون کا ذکر

یتیموں کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزوں کی عیوض بری چیزیں کہدو اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہا جاؤ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی ہے یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہیں تکلیف نہ پہچاؤ کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خداتعالی جانتاہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیاہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی ماں باپ سے بہ لطف پیش آؤ خواہ ایک خواہ دونوں تمہاری ساتہہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہیں اف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونوں سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونوں پر رحم کری اونہوں نے مجھی پالا جب مین بہت چہوٹا ساتہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیاہی کہ وہ اپنی ماں باپ سے محبت کری اوسکے ماں کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہا کر اوسی پالتی ہی اور اوس جنی اور دودہ چہوڑانی مین تیس مہنی کا فاصلہ ہوتاہی ر

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہیں ہی لیکن وہ شخص پارساہی جو خدا اور قیامت اور فرشتوں اور کتب آسمانی کا یقین کرتاہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر تقسیم کرتاہی اور اون لوگونکو

دیتاہی

دیتا ہی جو اپنی رہائی کی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب انہون نی وعدی
کرئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور منصف
ہین یہی لوگ خدا سی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ پڑہ جو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی وہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیون کہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آئندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہی کون سکہائیگا کہ روندنی والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہیرہ جائیگی وہ اون دلون پر اسطرح چہیرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب بنے ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی پہلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی سنہر سندی سی بنایا اور علم اوسی دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک ہی وہ شخص جس نے خداتعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکہون کو بازرکہین اور اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آراستگی کو اپنی خاوندون یا پدرون یا فرزندون یا اپنی خاوندکی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مرد

نوکرون

لوگرون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
بہ ہنگے پر غور نہین کرتے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ کہا وین اور اونہین
چاہی کہ اپنے دونون پائون اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنبش اونکی
پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین
جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہی کہ وہ اپس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

حکایت بابت تدبیر

راست گفتاری آدمی کو نیک ثمر دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتھہ مشہور
کر دیتی ہی صادق القول کبھی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
نادانون پر دشوار گزرتا ہی الاعقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابو نمین اس صفت
کا بیان اور مصنفون نے نگاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک سرانجامی
کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرمای اوسکی خوش طالعی سمجھنی چاہیی مصداق اسکی یہہ نسخہ
بی نظیر مجموعہ دلپذیر مصنفہ جان ڈیون پورٹ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب
موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن ہین نظر حق
بینی سے اہتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راستگوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی
تصنیف کی خدا صفا ودع ماکدر پر عمل فرمایا جو کچہہ راست راست تحقیق ہوا

۵۸ اگلی زمانہ مین یہودی ساعورتین فخر اور ناز کی راہی پاؤن کو زمین پر رگرا ہی گھنگرو اور گوٹین وغیرہ کی آواز سنا دیا کرتی تہین اور یہہ رسمی اکثر چاندی یا سونی کی ہوتی تہی اس رسم کو حضرت اشعیاہ نبی نے ناپسند کیا ہی انہیا ب ۳ میں ... دیکہو

اسمین لکھا اگر آدمی انصاف سے دیکھے تو کہے کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور قرآن مجید کا ہے زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکر حیرت افزا نہو اگر اہل اسلام بہی اعتراضات کی اوٹہانی مین کوشش کرین تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانین پر حق تو یہہ ہے کہ حق نہین چہپایا یہہ بات ظاہر ہے کہ زبان
انگریزی سے کم آشنا اہل اسلام کو ناواقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہتے
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استار معقول و منقول رئیس کریم صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب ساکن دہلی کی بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان عفی اللہ عنہ نے اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین ترجمہ ہوئی کہ جسکا سمجھنا کسی بارہو شخص اچہی طرح سمجھ جائے کسیکو کسیطرح کا وقت
نہ پیش آئے بعد ترجمہ کے نیاز مند ازلی نے اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطے رفاہ عام و انتفاع انام کی تشریف طبع
دیا اور ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالے کہ بفحواے آیہ منسی والاتمام من لدیہ بتصحیح تمام و تنقیح مالا کلام بفرع
ایا واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب رجسٹر ہو چکی ہے لازم ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کے
قصد اسکے طبع کا نکرین اور لحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکہین فقط کتبہ محمد عمر خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بعزیز

مطبع نغز ہست بدر الدجی + اندران یافت این کتاب انجام + متبرک بود سال شمسش +
طبع گشت این موید الاسلام + تمام شد موید الاسلام سنہ ۱۸۷۵ ماہ جولائی فقط